کنزالمدارس بورڈ کے عین مطابق 80% نصاب سے

سوالات و جوابات

...... ھدایہ شریف ......

...... ششماہی ثانی ......

بفیضانِ کرم استاذ العلماء

علامہ غلام سرور مدنی صاحب مدظلہ العالی

جامعۃ المدینہ

...... فیضان غوثِ اعظم ولیکا سائٹ ایریا کراچی ......

...... 2023 / 24 ......

...... کتاب آداب القاضی ......

سوال :1۔ کسی شخص کو قاضی کی ولایت دینا کب درست ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ کسی شخص کو عہدۂ قضاء پرفائز کرنا اس وقت درست ہے جب اس میں شہادت کی تمام شرائط (مسلمان ہو ، عاقل ہو، بالغ ہو ، آزاد ہو ، نابینا اور محذوف القذف نہ ہو) جمع ہوں اور وہ مجتہدین (یعنی اہلِ اجتہاد) میں سے ہو۔
اس لئے کہ حکمِ قضاء حکمِ شہادت سے مستفاد ہے اور ان میں سے ہر ایک ولایت کی قبیل میں سے ہے لہذا جو شخص شہادت کا اہل ہوگا وہ قضاء کا بھی اہل ہوگا اور جو چیز اہلیت شہادت کیلئے شرط ہے وہ اہلیت قضاء کیلئے بھی شرط ہے۔

سوال:2۔ کیا فاسق شخص کو قاضی بنانا درست ہے بمع اختلاف آئمہ بیان کریں؟

جواب:۔ فاسق شخص شہادت کا اہل ہے اس لئے وہ قضاء کا بھی اہل ہوگا حتی کہ فاسق کو قاضی بنا دیا تو یہ ہمارے نزدیک جائز ہے لیکن اس کو قاضی بنانا مناسب نہیں جیسا کہ قاضی کیلئے فاسق کی گواہی قبول کرنا مناسب نہیں لیکن اگر فاسق کی گواہی قبول کرلی تو ہمارے نزدیک جائز ہے کیونکہ ''عدالت'' شرائط شہادت میں سے نہیں بلکہ شہادت کے مناسبات میں سے ہے۔ اور اگر قاضی عادل ہو لیکن رشوت لینے یا شراب پینے یا زنا وغیرہ کی وجہ سے فاسق ہوگیا تو معزول نہ ہوگا۔ البتہ معزولی کا مستحق ہوجائے گا۔یہی ظاہر مذہب ہے اور اسی پر ہمارے عام مشائخ کا اعتماد ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فاسق شخص کو قاضی بنانا جائز نہیں ہے۔ یہی امام احمد اور امام مالک کا قول ہے۔
ہمارے علمائے ثلاثہ سے نوادر کی ایک روایت بھی یہی ہے کہ فاسق کو قاضی بنانا جائز نہیں ہے۔

سوال:3۔ کیا فاسق آدمی مفتی ہوسکتا ہے ؟

جواب:۔ اس میں دو قول ہیں:

ا۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ فاسق آدمی مفتی نہیں ہوسکتا کیونکہ افتاء ایک دینی امر ہے اور امور دینیہ میں فاسق کی خبر مقبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ اگر فاسقوں نے کہا کہ ہم نے عید کا چاند دیکھا ہے تو ان کے قول پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ بعض حضرات نے کہا کہ فاسق شخص کا مفتی ہونا جائز ہے کیونکہ لوگوں میں بدنام ہونے کی وجہ سے وہ اسکی کوشش کرے گا کہ فتوی صحیح لکھے اور غلطی کی طرف منسوب ہونے سے ڈرے گا۔

سوال:4۔ کیا کسی جاہل شخص کو قاضی بنانا جائز ہے بمع اختلاف تحریر کریں ؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک جاہل (یعنی غیر مجتہد) کو قاضی بنانا جائز ہے جبکہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

امام شافعی کی دلیل:.......

قاضی کا حکم اس بات کا مقتضی ہے کہ قاضی اس پر قادر بھی ہو اور قدرت بغیر علم کے ہو نہیں سکتی کیونکہ جاہل حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ پس ظاہر ہوا کہ حکم قضاء کیلئے علم کا ہونا ضروری ہے۔

ہماری دلیل:.......

مقصود قضاء یہ ہے کہ حقدار کو اس کا حق پہنچ جائے اور یہ بات جس طرح اُس وقت ممکن ہے جب قاضی مجتہد ہو اور بذات خود اجتہاد کرے اسی طرح اُس وقت بھی ممکن ہے جب قاضی جاہل (یعنی غیر مجتہد) ہو۔کیونکہ اس صورت میں دوسرے کسی مجتہد اور عالم سے فتویٰ دریافت کرکے فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ہماری تائید اس سے بھی کی جاسکتی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بالکل نوعمر تھے۔

سوال:5۔ کون سا شخص عہدِ قضاء قبول کرسکتا ہے اور کس کیلئے عہدِ قضاء قبول کرنا مکروہ ہے بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی ذات پر یہ بھروسہ ہو کہ وہ قضاء کا فریضہ انجام دے سکے گا یعنی حق کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے تو اس کے واسطے عہدۂ قضاء قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دلیل:...... صحابہ کرام علیہم الرضوان نے قضاء کا عہدہ قبول کیا ہے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا عہدِ رسالت میں قاضی ہونا معروف ومشہور ہے۔

عہدِ قضاء کا مکروہ ہونا:.......

صاحب ہدایہ نے فرمایا کہ جس شخص کو قضاء بالحق سے عاجزی کا خوف ہو اور اپنی ذات پر حکمِ قضاء سے مطمئن نہ ہو تو اس کیلئے عہدۂ قضاء قبول کرنا مکروہ تحریمی ہے۔بعض علماء کے نزدیک عہدۂ قضاء کا قبول کرنا مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ اپنے اوپر اعتماد کرے یا خوف کرے۔کیونکہ ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے قول'' کہ جو شخص قضاء پر مقرر کیا گیا گویا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا'' کو اختیار کیا ہے۔

سوال:6۔ عہدۂ قضاء کو طلب کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قاضی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو تب بھی اس کو چاہیے کہ نہ تو وہ دل میں اس کی خواہش کرے اور نہ ہی زبان سے اس کی درخواست کرے۔کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ! جس شخص نے عہدہ قضاء طلب کیا اس کو اس کے نفس کے سپرد کردیا گیا اور جس کو اس پر مجبور کیا گیا اُس پر ایک فرشتہ اترتا ہے۔ جو اُس کو راہِ راست پر رکھتا ہے۔

سوال:7۔ سلطان جائر کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ جس طرح عادل اور برحق بادشاہ کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے اسی طرح ظالم اور غیر برحق بادشاہ کی طرف سے بھی عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص بغاوت کر کے غالب آگیا اور فرمانروا ہوگیا پھر کسی کو قاضی ہونے کیلئے مجبور کرنے لگا تو اس کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔

دلیل:۔ حجاج بن یوسف مشہور ظالم فرمانروا گزرا ہے۔ مگر تابعین نے اس کی طرف سے بھی قضاء کے عہدے قبول کئے ہیں۔

سوال:8۔ نئے قاضی کو عہدۂ قضا سنبھال لینے کے بعد کن امور کو انجام دینا ضروری ہے بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ قاضی معزول شدہ قاضی سے ان تھیلوں کے بارے میں دریافت کرے گا جن میں سرکاری فائلیں اور ریکارڈ رکھا ہوا ہوتا ہے اور دوسری دستاویزات مثلاً اوقاف کی فائلیں، شوہروں اور وارثوں کے نفقات کی تحریرات اور فائلیں ہوتی ہیں موجودہ قاضی ان کو اپنے ہاتھ میں لے گا تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں کیونکہ اب تمام معاملات کا تعلق موجودہ قاضی سے ہے معزول قاضی سے کسی معاملہ کا کوئی تعلق نہیں رہا وہ عام لوگوں کی طرح ایک فرد ہوگیا ہے۔

سوال:9۔ دیوان اور سجلّات سے کیا مراد ہے ؟

جواب:۔ دیوان:...... چمڑے کے وہ تھیلے ہیں جن میں بغرض حفاظت کوئی چیز ''سرکاری فائلیں اور ریکارڈ'' رکھ کر ان کا منہ بند کردیا جاتا ہے۔

سجلّات:...... لوگوں کے مقدمات کی مسلوں کو ''سجلّات'' کہا جاتا ہے۔

سوال:10۔ نئے قاضی کو قیدیوں کیساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے بیان کریں؟

جواب:۔ جدید قاضی قیدیوں کے حال پر نظر ڈالے کیونکہ اسے نگران بنا کر مقرر کیا گیا ہے پس قیدی نے حق کا اقرار کیا تو اس پر لازم کرے گا کیونکہ اقرار ملزم ہے اور جس نے انکار کیا اس کے خلاف معزول کا قول قبول نہ ہوگا مگر بیّنہ کیساتھ اس لئے کہ معزول قاضی معزول ہو کر رعایا کیساتھ مل گیا ہے اور ایک فرد کی گواہی حجت نہیں ہے بالخصوص جب اپنے ذاتی فعل پر ہو پھر اگر بیّنہ قائم نہ ہو تو قاضی اُس قیدی کو رہا کرنے میں جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اس پر منادی کرائے اور اس کے معاملے میں نظر کرے۔

سوال:11۔ نیا قاضی امانتوں اور اوقاف کی آمدنیوں کیساتھ کیسا برتاؤ کرے بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ نیا قاضی، قیدیوں کی دیکھ بھال کے بعد اُن امانتوں کی دیکھ بھال بھی کرے جو معزول قاضی نے اپنے امینوں کے پاس رکھی ہیں۔ اور اوقاف کی آمد اور خرچ پر بھی نظر کرے کہ اوقاف کی آمد شرائط کے مطابق تقسیم ہوتی ہیں یا نہیں اور یہ بھی دیکھے کہ اوقاف کے متولی اوقاف کی جائیدادوں کو ہڑپ تو نہیں کر رہے ہیں۔ پس جدید قاضی امانتوں اور اوقاف کے اموال میں گواہوں کی گواہی کے موافق عمل کرے۔

سوال:12۔ قاضی کو کہاں اور کس حال میں بیٹھنا چاہیے بمع اختلاف آئمہ بیان کریں ؟

جواب:۔ قاضی مقدمات کی سماعت کیلئے مسجد میں نمایاں ہو کر بیٹھے تاکہ مسافروں اور مقیم پر اس کی جگہ مشتبہ نہ ہو اور جامع مسجد زیادہ بہتر ہے۔

امام شافعی :......فیصلہ کیلئے مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔

دلیل:۔ کیونکہ فیصلہ کے واسطے مسجد میں مشرک بھی آئے گا حالانکہ وہ بنص قرآن نجس ہے۔ اور حائضہ عورت بھی آئے گی حالانکہ اس کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے۔

احناف کی دلیل:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدیں تو ذکر اللہ اور فیصلہ کرنے کے واسطے بنائی گئی ہیں اور حضور ﷺ اپنے مقامِ اعتکاف میں خصومات کا فیصلہ کرتے تھے اور اسی طرح خلفائے راشدین بھی خصومات کیلئے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔

عقلی دلیل:...... یہ ہے کہ حق کے مطابق فیصلہ کرنا ایک عبادت ہے اور عبادت کا مسجد کے اندر قائم کرنا درست ہے۔
مشرک کی نجاست اعتقاد میں ہے نا کہ ظاہر میں اس لئے اس کو مسجد میں داخل ہونے سے نہیں روکا جائے گا۔ اور حائضہ اپنے حال کی خبر دے گی یا قاضی اس کی طرف یا مسجد کے دروازے کی طرف نکلے گا یا اس شخص کو بھیجے گا جو اس کے اور اسکے مخاصم کے درمیان فیصلہ کر دے۔

سوال:13۔ قاضی کیلئے ہدیہ قبول کرنے کا کیا حکم ہے تحریر کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ قاضی دو شخصوں کے علاوہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کرے۔

ا۔ ذی محرم (یعنی قرابتدار) ۲۔جس کیساتھ قاضی ہونے سے پہلے ہدیہ لینے دینے کی عادت جاری تھی۔

اور جن صورتوں میں قاضی کیلئے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں تھا اگر قاضی نے اُن صورتوں میں ہدیہ قبول کرلیا تو بعض مشائخ نے کہا وہ بیت المال میں داخل کردے اور عامۃ العلماء کا یہ مذہب ہے کہ جن لوگوں سے لیا تھا اگر ان کو پہچانتا ہے تو ان کو واپس لوٹا دے اور اگر پہچانتا ہے مگر دوری کی وجہ سے لوٹانا متعذر ہے تو اس کو بیت المال میں جمع کر دے۔

سوال:14۔ ہدیہ اور رشوت میں کیا فرق ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ فرق:...... رشوت اِس شرط کیساتھ دی جاتی ہے کہ لینے والا اُس کی مدد کرے ۔ اور ہدیہ میں یہ شرط نہیں ہوتی۔

سوال:15۔ قاضی کیلئے جنازے میں شرکت اور مریض کی عیادت کا کیا حکم ہے تحریر کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ قاضی جنازے میں شرکت کرے اور بیمار کی عیادت کرے۔کیونکہ یہ دونوں چیزیں مسلمانوں کے حقوق میں سے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا ! کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ(6) حق ہیں اِنہی میں سے آپ نے اِن دونوں کو بھی شمار کیا۔

سوال:16۔ مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو چھ حق ہیں انہیں سپرِدقلم کریں ؟

جواب:۔ ۱۔ جب اس کو دعوت دی جائے تو قبول کرے۔ ۲۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔
۳۔ جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔ ۴۔ جب ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے۔
۵۔ جب اس سے نصیحت چاہے تو اس کو نصیحت کرے۔ ٦۔ جب چھینک آئے تو اس کا جواب دے۔

سوال:17۔ قاضی کیلئے گواہ کو تلقین کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ گواہ کو تلقین کرنا مکروہ ہے وجہ کراہت یہ ہے کہ اس میں فریقین میں سے ایک کی مدد کرنا لازم آتا ہے۔ پس جس طرح خود فریقین میں سے کسی ایک کو تلقین کرنا مکروہ ہے اسی طرح گواہوں کو تلقین کرنا بھی مکروہ ہوگا۔

امام ابو یوسف نے فرمایا کہ موضعِ تہمت کے علاوہ میں گواہ کو تلقین کرنا مستحسن ہے۔

......فصل فی الحبس......

سوال:18۔قاضی کیلئے قید میں ڈالنے کی کیا ہدایات ہیں تحریر کریں ؟

جواب:۔ جب صاحبِ حق کا حق، قاضی کے نزدیک ثابت ہوجائے اور صاحبِ حق اپنے قرضدار کی گرفتاری کا مطالبہ کرے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اس کا حق اقرار کے ذریعہ ثابت ہوگا۔ ۲۔ حق گواہوں کے ذریعے ثابت ہوگا۔

1۔ بصورت اول:...... قاضی قرضدار کو محبوس کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ قرضدار کو حکم دے کہ وہ صاحبِ حق کا قرضہ ادا کرے۔ قرضہ ایک درہم ہو یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔

2۔ بصورت ثانی :...... قاضی، قرضدار کو حق ثابت ہوتے ہی قید کرسکتا ہے کیونکہ گواہوں کے ذریعے حق اُس وقت ثابت کیا جاتا ہے جب مدعیٰ علیہ حق کا منکر ہو۔ پس قرضدار نے قرضہ کا انکار کیا تو وہ ٹال مٹول کرنے والا ہوگیا۔ اور ٹال مٹول کی سزا چونکہ قید ہے اس لئے حق ثابت ہوتے ہی قرضدار کو قید کرلیا جائے گا۔

سوال:19۔ قاضی کس قرضہ کے عوض قرضدار کو قیدخانہ میں ڈال سکتا ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ صاحبِ قدوری فرماتے ہیں کہ اگر قاضی کے حکم کے بعد قرضدار ، قرضہ ادا کرنے سے رُک گیا۔ اور قرضخواہ نے اس کو قید کرنے کا مطالبہ کیا تو قاضی اُس کو ہر ایسے قرضہ کے عوض قید کرے گا جو قرضہ ایسے مال کے عوض ہو جس کو اُس نے اپنے قبضہ میں لیا ہے۔

جیسے:...... مبیع کا ثمن (یعنی قرضدار پر اگرچہ ثمن کا قرضہ واجب ہوا لیکن مبیع اس کے قبضہ میں آئی ہے۔)
یا ایسا قرضہ جو اُس نے عقد سے اپنے اوپر لازم کیا ہے۔
جیسے :...... عقدِ نکاح سے مہر کا مال لازم کیا ہو۔ یا عقدِ کفالہ سے مال مکفول بہ لازم کیا ہو۔

سوال:20۔ محبوس کا مال مدت قید کے بعد بھی معلوم نہ ہو سکے تو اس کو قید میں ڈالنے کا کیا حکم ہے ؟
جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ مدت قید گزرنے کے بعد بھی اگر محبوس کے پاس مال ظاہر نہ ہوا تو قاضی اُسے رِہا کردے۔کیونکہ اب یہ شخص مالدار ہونے تک مہلت کا مستحق ہوگیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ! ''وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ '' ۔

...... باب کتاب القاضی الی القاضی ......

سوال:21۔ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط کن حقوق میں قابل قبول ہوگا بیان کریں ؟
جواب:۔ شیخ ابوالحسن قدوری نے فرمایا کہ ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام ایسے حقوق میں مقبول ہے جو حقوق شبہات کے باوجود ثابت ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ دو گواہ قاضی مکتوب الیہ کے پاس یہ شہادت دیں کہ یہ خط فلاں قاضی کاتب کا ہے اور یہ اُسی کی مہر ہے اور ایسے حقوق جو شبہات کی وجہ سے دور ہو جاتے ہیں۔
جیسے : حدود وقصاص، ان میں ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام قبول نہیں ہوتا ہے۔

سوال:22۔ قاضی کے خط کی قسمیں بیان کریں نیز ان کے درمیان فرق کی بھی وضاحت کریں ؟
جواب:۔ قاضی کے خط کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ خط سجل ۲۔ خط حکمی
خط سجل:...... گواہ مدعی علیہ کے سامنے گواہی دیں اور قاضی کاتب، شہادت کے موافق حکم دے گا اور اپنے اس حکم کو تحریر کرے گا کہ میں نے گواہی کے موافق فلاں مدعی علیہ پر حکم دے دیا ہے اس کو '' سجل'' کہتے ہیں۔

خط حکمی:...... گواہوں نے خصم (مدعی علیہ) کی عدم موجودگی میں گواہی دی تو ہمارے نزدیک چونکہ غائب کے خلاف حکم دینا جائز نہیں ہے اس لئے قاضی کاتب، حکم نہیں دے گا بلکہ فقط شہادت تحریر کرے گا۔ تاکہ مکتوب الیہ قاضی اس گواہی کے موافق حکم دے دے اس کو خط'' حکمی'' کہتے ہیں۔
دونوں کے درمیان فرق:
سجل جب قاضی مکتوب الیہ کے پاس پہنچے گا تو وہ اس کو نافذ کرے گا۔خواہ وہ اس کی رائے کے موافق ہو یا مخالف ہو۔کیونکہ اس میں قاضی کاتب کا دیا ہوا حکم موجود ہے۔
حکمی کی صورت میں اگر قاضی مکتوب الیہ کی رائے کے موافق ہو تو نافذ کرے گا ورنہ نہیں۔ کیونکہ اس میں قاضی کاتب کا حکم موجود نہیں ہے۔

سوال:23۔ مصنف کے قول'' فی الحقوق ''کے تحت کونسی چیزیں حقوق میں داخل ہیں ؟

جواب:۔ مصنف کے قول'' فی الحقوق ''کے تحت قرضہ ، نکاح،نسب ،مغصوب ، اورجس امانت، اورجس مضاربت سے انکارکیا گیاہوسب داخل ہیں۔کیونکہ ہر ایک بمنزلہ قرضہ کے ہے اور اس کو وصف سے پہچانا جاسکتاہے۔

سوال:24۔ مکتوب الیہ قاضی، کاتب قاضی کا خط کب قبول کرے گا ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ اُس وقت قبول کرے گا جب اُس پر بینہ موجودہو۔ یعنی دو عادل مرد یا ایک مرد اور دوعورتیں گواہی دیں کہ یہ قاضی کاتب کا خط اور اس کی مہرہے اور اس نے ہم کوگواہ مقررکیاہے۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بغیربینہ کے خط قاضی کو قبول کرنا جائزہے۔

سوال:25۔ حدود و قصاص میں خط قاضی الی القاضی قبول ہوگا یا نہیں بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ حدودوقصاص میں خط قاضی الی القاضی مقبول نہیں ہوگا۔یہی ایک قول امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ جبکہ امام مالک و امام احمد نے فرمایا کہ مقبول ہوگا اوریہی ایک قول امام شافعی کا بھی ہے۔

امام مالک وامام احمد کی دلیل:.......

اعتماد گواہوں پرہوتاہے اورگواہ قاضی کاتب کے پاس گواہی دے چکے اور اس خط کولانے والے گواہوں نے قاضی مکتوب الیہ کے پاس اس کی صحت کی گواہی دیدی ہے پس جب فیصلہ کا دارومدارشہادت پر ہے اورشہادت ہوچکی ہے تو حدودوقصاص میں بھی خط قاضی قبول کرکے قاضی مکتوب الیہ فیصلہ دے دیگا۔

ہماری دلیل:.......

خط قاضی میں بدلیت کا شبہ موجودہے بایں طورکہ اصلی گواہوں نے قاضی کاتب کے سامنے گواہی دی ہے اور قاضی کاتب نے اس کو قلم بندکرکے قاضی مکتوب الیہ کی طرف منتقل کردیا تو یہ شہادت علی الشہادت کی قبیل سے ہوگیااور حدودوقصاص میں شہادت علی الشہادت کو قبول نہیں کیاجاتا اس لئے خط قاضی الی القاضی بھی قبول نہیں ہوگا۔

سوال:26۔ کیا عورت کو قاضی بنانا جائزہے بمع اختلاف آئمہ تحریرکریں ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ حدود و قصاص کے علاوہ ہرمعاملہ میں عورت کوقاضی بنانا جائزہے اورحدود و قصاص کے علاوہ ہرمعاملے میں اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ احناف بھی اسی کے قائل ہیں لیکن امام مالک،امام شافعی، اور امام احمد نے فرمایا کہ عورت کوکسی بھی معاملے میں قاضی بنانا جائزنہیں ہے۔ اور اس کا فیصلہ حدود وقصاص میں نافذ ہوگا نہ کسی دوسرے معاملے میں ۔

آئمہ ثلاثہ کی دلیل:.......

عورت ناقص العقل ہونے کی وجہ سے مقدمات کا فیصلہ کرنے اوربحیثیت قاضی، عدالت میں حاضرہونے کی اہل نہیں ہے اسی لئے اس کوقاضی بنانا جائزنہیں ہے۔

ہماری دلیل:......عورت کے حکم قضاء کو اسکی شہادت پر قیاس کیا گیا ہے۔یعنی حکمِ قضاء شہادت کے حکم سے مستفاد ہے۔پس جو شخص شہادت کا اہل ہے وہ قضاء کا بھی اہل ہوگا اور جو شہادت کا اہل نہیں وہ قضاء کا اہل بھی نہیں ہوگا اور چونکہ عورت کی شہادت حدود و قصاص کے علاوہ میں جائز ہے اس لئے حدود و قصاص کے علاوہ میں اس کا حکم قضاء بھی جائز ہوگا۔

سوال:27۔ قاضی کیلئے اپنا نائب مقرر کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ قاضی کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ وہ عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے قضاء کے سلسلے میں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کرے ۔ ہاں اگر سلطان اور حاکم اعلی نے اس کو اختیار دے دیا ہو تو نائب مقرر کرنا جائز ہے۔ اسی کے قائل امام شافعی ، امام مالک اور امام احمد ہیں۔

سوال:28۔ اگر حاکم کے حکم کو قاضی کی عدالت میں پیش کیا گیا تو قاضی کس حکم کو نافذ کرے گا ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ اگر کسی قاضی کی عدالت میں کسی حاکم کے حکم کا مرافعہ کیا گیا (یعنی اپیل کی گئی) تو قاضی اسی سابقہ حکم کو نافذ کرے گا بشرطیکہ حاکم کا یہ حکم کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع کے خلاف نہ ہو اور اگر ان میں سے کسی کے خلاف ہو تو وہ اس حکم کو نافذ نہیں کرے گا۔

سوال:29۔ قاضی نے مجتہد فیہ مسئلہ میں بھول کر دوسرے مذہب پر فیصلہ صادر کر دیا تو یہ نافذ ہوگا یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ اگر کسی مجتہد فیہ مسئلہ میں قاضی نے اپنا مذہب بھول کر اپنی رائے کے خلاف حکم دے دیا تو امام اعظم کے نزدیک قاضی کا حکم نافذ ہو جائے گا۔

صاحبین نے فرمایا قاضی نے بھول کر فیصلہ دیا یا جان بوجھ کر فیصلہ دیا دونوں صورتوں میں اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔ یہی مذہب امام مالک ، امام احمد اور امام شافعی کا ہے۔ اور بقول علامہ ابن الہمام کا فتوی بھی اسی پر ہے۔

سوال:30۔ املاک مرسلہ اور املاک مقیدہ کسے کہتے ہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ املاک مرسلہ اُن املاک کو کہتے ہیں جن میں سبب ملک مذکور نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص نے کسی باندی یا گندم میں اپنی ملک کا دعوی کیا۔ اور مالک ہونے کا سبب (شراء یا اِرث وغیرہ) ذکر نہیں کیا تو یہ ملک، مرسل اور مطلق کہلائے گی۔

املاک مقیدہ اُن املاک کو کہتے ہیں جن میں سبب ملک مذکور ہو۔ مثلاً ایک شخص نے دعوی کیا کہ فلاں باندی کو میں نے خریدا ہے اس لئے وہ میری مملوکہ ہے یا مجھ کو وراثت میں ملی ہے اس لئے میں اس کا مالک ہوں تو یہ ملک مقیدہ کہلائے گی۔

سوال:31۔ مدعی علیہ نے دعوی کا انکار کیا اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے غائب ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ مدعی علیہ نے دعوی کا انکار کیا اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے غائب ہو گیا تو قاضی فیصلہ نہیں دے گا کیونکہ قضاء کے وقت انکار کا موجود ہونا شرط ہے حالانکہ مدعی علیہ کے غائب ہونے کی وجہ سے قضاء کے وقت مدعی علیہ کی طرف سے انکار نہیں پایا گیا۔ پس جب قضاء کی

شرط نہیں پائی گئی تو اس صورت میں قضائے قاضی بھی جائز نہیں ہوگا۔ لیکن اس صورت میں امام ابو یوسف کا اختلاف ہے ان کے نزدیک مذکورہ صورت میں قاضی فیصلے دے سکتا ہے۔

سوال:32۔ قاضی کیلئے یتیموں کے اموال کو قرض پر دینے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ امام محمد نے جامع الصغیر میں فرمایا کہ قاضی یتیم بچوں کا مال قرض کے طور پر دینے کا مجاز ہے۔ تاج الشریعہ نے کہا قاضی ، ثقہ لوگوں کو جن کا حسن معاملہ معروف ہو یتیم کا مال قرض دے سکتا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر مال پر یتیم کا قبضہ ہو تو قاضی قرضہ دینے کا مجاز نہ ہوگا۔ بہرحال اگر قاضی یتیم کا مال کسی کو قرض دے تو اس کی تحریر ضرور لکھ دے کہ فلاں یتیم کا اس قدر مال فلاں شخص کو قرض دیا گیا ہے۔

باب التحکیم

سوال:33۔ ''ولا یجوز تحکیم الکافر......الخ'' سے غرض مصنف کی وضاحت کریں ؟

جواب:۔ غرض مصنف یہ ہے کہ جب یہ بات مسلّم ہے کہ اہلیت قضاء ،اہلیت شہادت پر موقوف ہے۔ تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس شخص میں شہادت کی اہلیت موجود نہ ہو اس کو نہ قاضی مقرر کیا جاسکتا ہے اور نہ حکم مقرر کیا جاسکتا ہے۔ پس اسی وجہ سے کافر، غلام ، ذمی، محدود فی القذف، فاسق اور نابالغ کو حکم مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال:34۔ کیا حَکَم بنانے والوں کو حَکَم سے رجوع کا اختیار ہے ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ حکم بنانے والے دونوں شخصوں میں سے ہر ایک حَکَم کے حُکم کرنے سے پہلے پہلے حکم بنانے سے رجوع کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ یعنی حَکَم کے حُکم کرنے سے پہلے پہلے دونوں میں سے ہر ایک یہ کہہ سکتا ہے کہ اب آپ میرے حَکَم نہیں ہیں یہی ایک قول امام شافعی کا ہے۔ اور امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے۔اور جب حَکَم نے حُکم صادر کر دیا تو ان دونوں پر لازم ہوگا کیونکہ اُن دونوں پر ولایت حاصل ہو کر اس کا حکم صادر ہوا ہے۔

سوال:35۔ حدود و قصاص میں تحکیم کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ حدود وقصاص میں حَکَم بنانا جائز نہیں ہے۔کیونکہ ان دونوں کی ولایت اپنے خون پر نہیں ہے۔ اسی وجہ سے چونکہ دونوں خون مباح کرنے کے مالک نہیں ہیں۔ تو ان کی رضامندی سے بھی خون مباح نہ ہوگا۔مشائخ نے کہا کہ حدود وقصاص کی تخصیص کرنا تمام مجاہدات طلاق، نکاح وغیرہ میں حَکَم بنانے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے مگر یہ کہ اس پر فتوی نہیں دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ اس میں قاضی کے حُکم کی ضرورت ہے تاکہ اس میں عوام کی دلیری دور ہو۔

سوال:36۔ حاکم کا اپنے والدین، بیوی اوراولاد کیلئے حکم کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ حاکم، قاضی ہو یا حَکم ہو اگر اس نے اپنے والدین،اولاد یا بیوی کے موافق کوئی حُکم دیا تو وہ حکم معتبر نہ ہوگا بلکہ باطل ہوگا۔

...... مسائل شتی من کتاب القضاء......

سوال:37۔ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہو اور نیچے کا مکان دوسرے شخص کا ہو تو نیچے والے کیلئے دیوار میں میخ گاڑھنے یا روشندان بنانے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہو اور نیچے کا مکان دوسرے کا ہو توامام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک نیچے کے مکان والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ بالاخانہ والے کی اجازت کے بغیر دیواروں میں میخیں گاڑھے اور نہ اس میں روشندان بنائے اور نہ بالاخانہ والے کو اختیار ہے کہ وہ نیچے کے مکان والے کی اجازت کے بغیر اپنے بالاخانہ پر کوئی عمارت تعمیر کرے۔ صاحبین نے فرمایا کہ دونوں میں سے ہر ایک کو وہ کام کرنے کا اختیار ہے جو دوسرے کی عمارت کیلئے مضر نہ ہو۔

سوال:38۔ گلی مستطیلہ ہو جس سے دوسری مستطیل گلی نکلی اور وہ غیر نافذہ ہے تو پہلی گلی والوں کا دوسری گلی میں دروازہ کھولنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر ایک زائغہ (سڑک، راستہ ،کوچہ، گلی)مستطیلہ ہو جس سے دوسرا زائغہ مستطیلہ نکلا ہو۔ حالانکہ وہ نافذہ (آر پار)نہیں ہے تو زائغہ اولی والوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ زائغہ سُفلی میں دروازہ کھولیں۔اس لئے کہ دروازہ کھولنا تو گزرنے کیلئے ہے حالانکہ زائغہ اولی والوں کو گزرنے کا حق نہیں ہے۔اس لئے کہ زائغہ سفلی خاص کر زائغہ سفلی والوں کا حق ہے حتی کہ زائغہ سفلی میں جو مکان فروخت ہوں گے ان میں زائغہ اولی کیلئے حق شفعہ نہ ہوگا۔

سوال:39۔ تحریر کے آخر میں لفظ ''انشاءاللہ '' لکھنے کے بارے میں امام اعظم وصاحبین کا مؤقف بیان کریں؟

جواب:۔ امام اعظم:...... تحریر کے آخر میں لفظ'' انشاءاللہ ''لکھ دیا توامام اعظم کے نزدیک یہ پوری تحریر کالعدم وباطل ہوجائے گی۔

صاحبین:...... لفظ'' انشاءاللہ'' کا تعلق فقط آخری جملہ سے ہے۔ یعنی پہلی صورت میں لفظ '' انشاء اللہ'' ''ومن قام بهذا الذكر فهو ولی ما فیہ'' سے متعلق ہے۔ اور دوسری صورت میں ''فعلی فلان خلاص ذلك وتسلیمہ'' سے متعلق ہے۔

اور لفظ''انشاءاللہ '' جس سے متعلق ہوتا ہے اسے باطل کر دیتا ہے کیونکہ لفظ انشاءاللہ ایسا کلمہ ہے جس سے کوئی امر لازم نہیں رہتا۔

......فصل فی القضاء بالمواریث......

سوال:40۔ نصرانی فوت ہوگیا اس کی بیوی اس کی موت کے بعد مسلمان ہوکر آئی اور کہا میں اس کی موت کے بعد اسلام لائی ہوں جبکہ ورثہ نے کہا تو اس کی موت سے قبل اسلام لائی تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک ورثہ کا قول معتبر ہوگا۔کیونکہ میراث سے محروم ہونے کا سبب فی الحال ثابت ہے۔ لہٰذا زمانہ حال کو حکم بنا کر گزشتہ زمانہ میں بھی میراث سے محرومی ثابت ہوگی۔

امام زفر کے نزدیک عورت کا قول معتبر ہوگا۔ کیونکہ اسلام جدید ہے اس لئے سب سے نزدیکی وقت کی جانب منسوب ہوگا۔

سوال:41۔ مسلمان مرد فوت ہوا اور اس کی نصرانیہ بیوی اس کی موت کے بعد مسلمان ہوکر آئی اور کہا میں اس کی موت سے پہلے اسلام لائی ہوں جبکہ ورثہ نے کہا اس کی موت کے بعد اسلام لائی ہے تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ اس صورت میں وارثوں کا قول قبول ہوگا اور حالتِ موجودہ کو حکم نہیں بنایا جائے گا۔ اس لئے کہ ظاہر حال استحقاق کیلئے حجت ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے حالانکہ عورت اس کی محتاج ہے اور رہے ورثہ تو وہ دفع کرنے والے ہیں اور ظاہر حدوث بھی ان کا شاہد ہے۔

سوال:42۔ قاضی نے میت کی میراث قرضخواہوں اور وارثوں میں تقسیم کی تو کیا کفیل لیا جائے گا یا نہیں وضاحت کریں ؟

جواب:۔ امام اعظم کے نزدیک جب قاضی نے میت کی میراث قرضخواہوں اور وارثوں میں تقسیم کی تو ان سے کفیل نہیں لیا جائے گا اور یہ کفیل ایسی چیز ہے جس کیساتھ بعض قاضیوں نے احتیاط کی ہے حالانکہ یہ ظلم ہے۔

صاحبین نے فرمایا کہ کفیل لے سکتا ہے جب قرضہ اور میراث شہادت سے ثابت ہوئے ہوں۔ اور گواہوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے سوا میت کا کوئی وارث نہیں جانتے ہیں۔

دلیل:......قاضی غائب لوگوں کے واسطے نگہبان ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ترکہ میں کوئی وارث غائب ہو یا کوئی قرضخواہ غائب ہو اس لئے کہ موت کبھی اچانک واقع ہوتی ہے لہٰذا کفیل لے کر احتیاط کرے گا۔

سوال:43۔ ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے دوسرے نے بیّنہ قائم کی کہ میرا والد فوت ہوگیا ہے اور مکان میرے اور میرے فلاں غائب بھائی کے درمیان میراث چھوڑا ہے تو کس کو کتنا دیا جائے گا اور کفیل لیا جائے گا یا نہیں وضاحت کریں؟

جواب:۔ امام اعظم :...... ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے دوسرے نے بیّنہ قائم کی کہ میرا والد فوت ہوگیا ہے اور مکان میرے اور میرے فلاں غائب بھائی کے درمیان میراث چھوڑا ہے تو نصف مکان کا اس کیلئے حکم کیا جائے گا۔

صاحبین :...... اگر قابض مدعی کے حق کا منکر تھا تو باقی نصف بھی اس سے لے کر کسی امین آدمی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔ اور اگر منکر نہیں تھا تو اس کے قبضہ میں چھوڑا جائے گا۔

سوال:44۔ اگر دعوی مالِ منقول میں ہو تو بالاتفاق قابض کیلئے کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ اگر دعوی مال منقول میں ہو تو بالاتفاق قابض سے باقی مال لے لیا جائے گا اس لئے کہ مال منقول میں حفاظت کی ضرورت ہے اور نکال لینے میں زیادہ حفاظت ہے۔ برخلاف جائیداد غیر منقولہ کے کہ وہ بذاتِ خود محفوظ ہے۔ اور منقول کی صورت میں امام اعظم رحمہ اللہ کا قول زیادہ ظاہر ہے۔

سوال:45۔ کسی شخص نے کہا کہ میرا مال مساکین میں صدقہ ہے تو مالِ مصداق کون سا مال ہوگا وضاحت فرمائیں ؟

جواب:۔ اور جس شخص نے کہا کہ میرا مال مساکین پر صدقہ ہے یا اپنے تہائی مال کی وصیت کی تو اس کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

1۔ یہ مال کا لفظ ہر ایسے مال پر واقع ہوگا جن اموال کی جنس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ مثلاً سونا، چاندی، سائمہ جانور ، اموال تجارت ، وغیرہ۔

اگرچہ یہ اموال نصاب کی مقدار کو پہنچیں یا نہ پہنچیں۔ کیونکہ مالِ زکوۃ کی جنس معتبر ہے نا کہ مالِ زکوۃ کی مقدار۔

2۔ اگر اپنے تہائی مال کی وصیت کی تو یہ وصیت ہر چیز کے تہائی پر واقع ہوگی ۔خواہ وہ مالِ زکوۃ کی جنس سے ہو یا جنس سے نہ ہو۔

جیسے :...... زمین ،خدمت کا غلام اور گھر کے استعمال کا سامان وغیرہ۔

اسی طرح پورا مال صدقہ کرنے کی نذر میں بھی ہر طرح کے مال کا صدقہ کرنا واجب ہوگا، خواہ مالِ زکوۃ ہو یا دوسرا مال ہو۔ اسی کے قائل امام زفر ہیں اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبکہ امام محمد اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پورا مال صدقہ کرنے کی نذر میں بھی اپنے مال کا ایک تہائی صدقہ کرے جیسا کہ وصیت تہائی مال پر واقع ہوتی ہے۔

سوال:46۔ وکالت سے روکنے کا کیا حکم ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ اگر وکیل کو معزول کیا گیا تو امام اعظم کے نزدیک معزول نہ ہوگا۔یہاں تک کہ اس کے پاس آکر دو گواہ یا ایک عادل شخص گواہی دے۔ صاحبین نے فرمایا کہ وکالت سے معزول کرنا اور وکالت پر مقرر کرنا دونوں یکساں ہے۔یعنی جس طرح وکیل ہونے کیلئے ایک فاسق آدمی کی خبر کافی ہے اسی طرح معزول ہونے کیلئے ایک فاسق کی خبر کافی ہوگی۔

......کتاب الوکالۃ......

سوال:47۔ وکیل کسے کہتے ہیں نیز وکالت کی شرط اور حکم بھی بیان کریں ؟

جواب:۔ وکیل اُس شخص کو کہتے ہیں جو اُس کام کو انجام دے جو اُس کے سپرد کیا گیا ہو۔

فقہاء کی اصطلاح میں وکالت یہ ہے کہ ایک آدمی کسی مخصوص اور معلوم تصرف میں دوسرے آدمی کو اپنا قائم مقام مقرر کردے۔

وکالت کی شرط:......مؤکل نے جس کام کیلئے وکیل کیا ہے مؤکل خود بھی اس کا مختار اور مجاز ہو۔

حکم :...... وکیل کو اس کام کا تصرف حاصل ہوجاتا ہے جو کام مؤکل نے اس کے سپرد کیا ہے۔

سوال:48۔ کس عقد میں وکالت درست ہے ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ ہروہ عقد جس کو انسان بذاتِ خود منعقد کرسکتا ہے اس کے واسطے دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہے۔
لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ جس عقد کو خود منعقد نہیں کرسکتا اُس کیلئے وکیل مقرر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ بعض عقود ایسے ہیں جن کو انسان خود منعقد کرنے کا مجاز نہیں رکھتا لیکن ان کیلئے وکیل مقرر کرنا جائز ہے۔
جیسے :......مسلمان کا کسی ذمی کو شراب کی خرید وفروخت کرنے کا وکیل بنانا امام صاحب کے نزدیک جائز ہے لیکن خود مسلمان کیلئے اس کی خرید وفروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال:49۔ حقوق کو ادا کرنے اور حقوق کو وصول کرنے کے لئے وکیل بنانے کا کیا حکم ہے نیز آئمہ اربعہ کا مؤقف بھی بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ حقوق کو ادا کرنے اور حقوق کو وصول کرنے کے لئے وکیل بنانا جائز ہے سوائے حدود و قصاص کے یعنی حدود و قصاص وصول کرنے کیلئے وکیل کرنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ قاضی کی عدالت میں اگر مؤکل موجود نہ ہو تو وکیل کو حد یا قصاص وصول کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔

امام شافعی، امام مالک، امام محمد نے فرمایا کہ مؤکل کی عدم موجودگی میں وکیل کیلئے حدود و قصاص وصول کرنا جائز ہے اور اگر مؤکل عدالت میں موجود ہو تو آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ وکیل حد اور قصاص وصول کرسکتا ہے لیکن مؤکل کی عدم موجودگی میں احناف کے نزدیک حدود و قصاص کو وکیل کیلئے وصول کرنا جائز نہیں ہے جبکہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے۔

سوال:50۔ حدود و قصاص میں ''من علیه الحد و د و القصاص'' کی جانب سے جواب دہی میں وکالت کا کیا حکم ؟

جواب:۔ مذکورہ مسئلہ میں امام اعظم اور امام ابو یوسف کا اختلاف ہے:
امام اعظم رحمہ اللہ:...... ان کے نزدیک ''من علیہ الحد'' کی طرف جواب دہی کیلئے وکیل کرنا جائز ہے۔
امام ابو یوسف:...... ان کے نزدیک ناجائز ہے۔ اور امام محمد کا قول مضطرب ہے۔
جبکہ امام اعظم کا قول بنسبتِ اثباتِ حد کی توکیل کے زیادہ ظاہر ہے۔ یعنی امام صاحب کے نزدیک حدود و قصاص ثابت کرنے کیلئے وکیل کرنا جائز ہے تو مؤکل پر سے حدود و قصاص کو دفع کرنے کیلئے وکیل کرنا بدرجہ اولی جائز ہوگا۔

سوال:51۔ توکیل خصومت میں فریق مخالف کی رضا کا اعتبار کیا جائیگا یا نہیں اس سلسلے میں فقہاء کا اختلاف بیان کریں ؟

جواب:۔ امام اعظم رحمہ اللہ:...... ان کے نزدیک بغیر خصم کی رضامندی کے خصومت کا وکیل کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ مؤکل بیمار ہو یا تین دن کی یا زیادہ کی مدتِ مسافت پر غائب ہو۔
صاحبین :...... ان کے نزدیک بغیر خصم کی رضامندی کے وکیل بنانا جائز ہے اور یہی قول امام شافعی کا بھی ہے۔ نیز جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ لزوم ہونے میں اختلاف ہے۔

صاحبین کی دلیل:...... وکیل کرنا خالص اپنے حق میں تصرف ہے تو وہ غیر کی رضا مندی پر موقوف نہیں ہوگا ۔
جیسے قرضہ وصول کرنے کیلئے وکیل کرنا۔

امام اعظم کی دلیل:...... خصم پر جواب دہی لازم ہے اسی وجہ سے مدعی خصم کو قاضی کی مجلس میں حاضر کرائے گا۔ اور خصومت میں لوگوں کی حالتیں متفاوت ہیں پس اگر ہم اس کے لزوم کے قائل ہو گئے تو اس سے دوسرے کو ضرر پہنچے گا لہذا اس کی رضامندی پر موقوف ہے ۔ جیسے :...... عبد مشترک۔

سوال:52۔ ''قال ومن شرط الوکالۃ------الخ'' غرض مصنف بیان کریں؟

جواب:۔ مذکورہ عبارت میں مصنف نے وکالت کی دو شرائط بیان کی ہیں جن میں سے ایک شرط کا مؤکل میں اور دوسری شرط کا وکیل میں پایا جانا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ مؤکل ایسا شخص ہو جس کو خود تصرف کا اختیار حاصل ہو اور اس کے ذمہ احکام لازم ہوتے ہوں۔
۲۔ وکیل ایسا شخص ہو جو عقد کے معنی ومفہوم سمجھتا ہو (یعنی بیع سالب ہے اور شراء جالب ہے) غبن یسیر اور غبن فاحش سے واقف ہو۔

سوال:53۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک قسم ثانی کے نظائر بیان کریں؟

جواب:۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک قسم ثانی کے نظائر کے مسائل درجہ ذیل ہیں:

۱۔ اپنا غلام مال کے عوض آزاد کرنے کیلئے وکیل کرنا۔
۲۔ اپنے غلام سے مکاتبت کرنے کیلئے وکیل کرنا۔
۳۔ صلح عن الانکار کیلئے وکیل کرنا۔
۴۔ ہبہ کیلئے وکیل کرنا۔
۵۔ صدقہ دینے کیلئے وکیل کرنا۔
۶۔ عاریۃً دینے کیلئے وکیل کرنا۔
۷۔ ودیعت رکھنے کیلئے وکیل کرنا۔
۸۔ رہن رکھنے کیلئے وکیل کرنا۔
۹۔ قرض دینے کیلئے وکیل کرنا۔

ان تمام مسئلوں میں وکیل سفیر محض ہوگا۔ اور حقوق مؤکل کی طرف عود کریں گے۔

سوال:54۔ آزاد ، عاقل، بالغ یا ماذون کیلئے اپنے ہم مثل کو وکیل بنانے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ آزاد ، عاقل، بالغ یا ماذون نے اپنے ہم مثل کو وکیل کیا تو جائز ہے اس لئے کہ مؤکل تصرف کا مالک ہے اور وکیل اہل عبارت میں سے ہے۔ اور اگر اس نے مجور بچہ کو جو بیع اور شراء کو سمجھتا ہے یا غلام مجور کو وکیل کیا تو جائز ہے اور ان دونوں کیساتھ حقوق متعلق نہیں ہوں گے۔ البتہ ان کے مؤکل کیساتھ متعلق ہوں گے۔

سوال:55۔ ''وھذا لان الحکم فیھا.......الخ'' مذکورہ عبارت سے غرض مصنف بیان کریں ؟

جواب:۔ مذکورہ عبارت سے صاحب ہدایہ نے پہلی عقلی دلیل کی ''لم'' اور علت کو بیان فرمایا ہے کیونکہ ہدایہ میں صاحب ہدایہ کی یہ عادت ہے

کہ موصوف جب ایک عقلی دلیل کے بعد دوسری عقلی دلیل (ھذا الان سے) ذکر کرتے ہیں تو اس دلیل سے پہلی دلیل کی ''لم'' اور علت کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یعنی پہلی دلیل، دلیل ''انیٰ'' اور دوسری دلیل، دلیل ''لمی'' ہوتی ہے۔

۱۔ علامات کے ذریعے کسی چیز کے وجود کو سمجھنا دلیل ''انیٰ'' کہلاتا ہے۔ جیسے......کسی کے رونے سے اس کے غمزدہ ہونے کو سمجھنا۔
۲۔ کسی علت کے وجود سے معلول کے وجود کو سمجھنا دلیل ''لمی'' کہلاتا ہے۔ جیسے......وجود نار سے وجودِ حرارت کو۔

سوال:56۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل بالبیع مقرر کیا پھر وکیل نے کسی کو وہ سامان فروخت کردیا جس کو بیچنے کا اُسے وکیل کیا گیا تھا تو اس صورت میں مؤکل مشتری سے ثمن کا مطالبہ کرسکتا ہے یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ صورت مذکورہ میں اگر مؤکل نے مشتری سے ثمن کا مطالبہ کیا تو مشتری کو یہ اختیار ہے کہ وہ ثمن دینے سے انکار کردے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک مشتری انکار کرنے کا مجاز نہیں ہے۔کیونکہ ان حضرات کے نزدیک حقوق عقد مؤکل کی طرف لوٹتے ہیں نہ کہ وکیل کی طرف تو مؤکل ہی مشتری سے ثمن وصول کرنے کا مجاز ہے۔

ہمارے نزدیک حقوق عقد ،عاقد (یعنی وکیل کی طرف لوٹتے ہیں) اور مؤکل عقد اور حقوق کے سلسلے میں بالکل اجنبی ہے اس لئے مؤکل مشتری سے ثمن کے مطالبہ کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔

سوال:57۔ کسی شخص نے وکیل بالشراء کو کہا کہ میرے لئے کپڑا ، چوپایا یا مکان خریدو تو ایسی وکالت کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ جامع الصغیر میں ہے کہ کسی نے دوسرے سے کہا کہ تو میرے لئے کپڑا، چوپایہ یا مکان خرید کر تو جہالت فاحشہ کی وجہ سے وکالت باطل ہے۔

سوال:58۔ وکیل بالشراء نے مؤکل کے حکم کے مطابق کوئی چیز خرید کر قبضہ کیا پھر اس میں عیب پر مطلع ہوا تو کیا اب اسے ردّ کرسکتا ہے ؟

جواب:۔ وکیل بالشراء نے مؤکل کے حکم کے مطابق کوئی چیز خرید کر قبضہ کرلیا پھر مبیع کے کسی عیب پر مطلع ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر مبیع وکیل کے قبضہ میں ہے تو وکیل خیار عیب کے تحت بغیر مؤکل کی اجازت کے اس مبیع کو بائع کی طرف واپس کرسکتا ہے۔
کیونکہ عیب کی وجہ سے مبیع کو واپس کرنا حقوق عقد میں سے ہے اور جملہ حقوق عقد وکیل کی طرف لوٹتے ہیں۔

۲۔ اگر وکیل مبیع کو مؤکل کے سپرد کرچکا تو وکیل کو بغیر مؤکل کی اجازت کے مبیع بائع کی طرف واپس کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔
کیونکہ مبیع مؤکل کے سپرد کرنے سے وکالت کا حکم پورا ہوچکا ہے اور جب وکالت کا حکم پورا ہوچکا ہے تو وکالت ختم ہوگئی۔

سوال:59۔ اگر مبیع وکیل کے ہاتھ میں روکنے سے پہلے ہلاک ہوگئی تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر وکیل کے قبضہ میں مبیع ہلاک ہوگئی وکیل کے اس کو روکنے سے پہلے تو وہ مؤکل کے مال سے ہلاک ہوگی اور ثمن ساقط نہ ہوگا۔
کیونکہ وکیل کا قبضہ مؤکل کے قبضہ کے مانند ہے پس جب وکیل نے اس کو نہیں روکا تو مؤکل وکیل کے قبضہ سے قابض ہوجائے گا۔

سوال:60۔ وکیل نے مبیع کو روکا پھر وہ ہلاک ہوگئی تو اس کا ضمان کون سا ہوگا اس سلسلے میں اقوال فقہاء تحریر کریں ؟

جواب:۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ضمان رہن کی طرح مضمون ہوگا۔
امام محمد کے نزدیک ضمان بیع کی طرح مضمون ہوگا۔یہی قول امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے۔
امام زفر کے نزدیک ضمان غصب کی طرح مضمون ہوگا۔اس لئے کہ مبیع ناحق روکی گئی ہے۔

سوال:61۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک درہم کے عوض دس رطل گوشت خریدنے کا وکیل کیا لیکن اس نے ایک درہم کے بدلے بیس رطل گوشت خریدلیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک درہم کے عوض دس رطل گوشت خریدنے کا وکیل کیا۔ پھر وکیل نے ایک درہم کے عوض بیس رطل ایسا گوشت خریدا جو ایک درہم کے عوض دس رطل فروخت کیا جاتا ہے ۔
تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک مؤکل پر اس میں سے نصف درہم کے عوض دس رطل گوشت لازم ہوگا۔
صاحبین کے نزدیک ایک درہم کے عوض بیس رطل گوشت لازم آئے گا۔بعض نسخوں میں امام محمد کا قول امام اعظم کیساتھ مذکور ہے۔

سوال:62۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک ہزار روپیہ کے عوض ایک غلام خریدنے کا وکیل کیا اور وہ غلام وکیل کے پاس مرگیا تو اس کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک ہزار روپیہ کے عوض ایک غلام خریدنے کا وکیل کیا وکیل نے کہا کہ میں نے وہ غلام خریدا تھا مگر وہ میرے پاس مرگیا اور مؤکل نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ غلام تو نے اپنے واسطے خریدا تھا اور مؤکل نے ابھی تک وکیل کو ایک ہزار روپیہ نہیں دیا ہے۔ تو اس صورت میں مؤکل کا قول معتبر ہوگا اور یہ خریداری وکیل کیلئے ہوگی نہ کہ مؤکل کیلئے یہی ایک روایت امام شافعی وامام احمد کی ہے۔ اور اگر مؤکل، وکیل کو ایک ہزار روپیہ دے چکا ہے اور پھر یہ اختلاف ہوا ہے تو بالاتفاق وکیل کا قول معتبر ہوگا۔

سوال:63۔ مؤکل نے وکیل کو ایک معین غلام خریدنے کا حکم دیا پھر دونوں میں اختلاف ہوگیا تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ مؤکل نے کہا یہ غلام تو نے اپنے لئے خریدا ہے اور وکیل نے کہا نہیں بلکہ میں نے آپ کیلئے خریدا ہے اور اس اختلاف کے وقت غلام زندہ ہے تو امام اعظم ،امام ابو یوسف اور امام محمد اس پر متفق ہیں کہ اس صورت میں وکیل کا قول معتبر ہوگا۔
مؤکل نے وکیل کو ثمن دیا ہو یا نہ دیا ہو۔

سوال:64۔ ایک شخص کا دوسرے شخص پر ایک ہزار قرض تھا قرضخواہ نے قرضدار سے کہا کہ اس کے عوض فلاں معین غلام خرید لے تو اس کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ ایک شخص کا دوسرے شخص پر ایک ہزار قرض ہے قرضخواہ نے قرضدار کو حکم دیا کہ اس ایک ہزار کے عوض فلاں معین غلام خرید لے۔چنانچہ قرضدار نے اس معینہ غلام کو خرید لیا تو یہ خریداری مؤکل پر لازم ہوگی خواہ مؤکل اس غلام پر قبضہ کرے خواہ وہ غلام مؤکل کے قبضہ کرنے سے پہلے وکیل کے قبضہ میں مرجائے۔

سوال:65۔ اگر غلام نے اپنے واسطے عقد کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر غلام نے اپنے واسطے عقد کیا تو وہ آزاد ہے کیونکہ یہ اعتاق ہے اور مولی اس پر راضی ہوگیا۔

﴿......فصل فی التوکیل بشراء نفس العبد......﴾

سوال:66۔ غلام نے کہا تو میرے ہاتھ میری ذات فروخت کردے اور یہ نہیں کہا کہ فلاں کے واسطے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر غلام نے کہا تو میرے ہاتھ میری ذات فروخت کردے اور یوں نہیں کہا کہ فلاں کے واسطے تو آزاد ہے۔ اس لئے کہ مطلق کلام دونوں صورتوں کا احتمال رکھتا ہے لہذا شک کی وجہ سے یہ تعمیل حکم نہ ہوگا۔ اور تصرف اپنی ذات کے واسطے باقی رہ جائے گا۔

﴿......فصل فی البیع......﴾

سوال:67۔ وکیل بالبیع والشراء کن لوگوں کیساتھ عقد کرسکتا ہے اور کن کیساتھ نہیں کرسکتا بمع موٴقف آئمہ تحریر کریں ؟

جواب:۔ صاحب قدوری نے فرمایا کہ اگر ایک شخص نے کسی کو بیچنے یا خریدنے یا دونوں کا وکیل مقرر کیا تو امام اعظم کے نزدیک وکیل اپنے باپ، دادا، اور قرابت داروں (کہ جن کی گواہی اس کے حق میں قبول ہوسکتی ہے) کیساتھ عقد کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

یہی امام شافعی کا ایک قول بھی ہے اور امام مالک و امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

صاحبین نے فرمایا کہ وکیل کیلئے مثل قیمت پر ان لوگوں کیساتھ خرید و فروخت کرنا جائز ہے البتہ اپنے غلام اور مکاتب کیساتھ مثل قیمت پر خرید و فروخت کرنا صاحبین کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔

سوال:68۔ وکیل بالبیع قلیل وکثیر اور سامان کیساتھ بیع کرسکتا ہے یا نہیں اقوال فقہاء تحریر کریں ؟

جواب:۔ اگر ایک شخص نے دوسرے کو وکیل بالبیع مقرر کیا (یعنی اپنا غلام فروخت کرنے کا وکیل کیا) تو امام اعظم کے نزدیک وکیل کیلئے جائز ہے کہ وہ اس غلام کو تھوڑے ثمن کے عوض فروخت کرے یا زیادہ ثمن کے عوض فروخت کرے یا کسی سامان کے عوض فروخت کرے۔

صاحبین نے فرمایا کہ وکیل کیلئے نہ تو غبن فاحش کیساتھ بیچنا جائز ہے اور نہ دراہم و دنانیر کے علاوہ کسی سامان کے عوض بیچنا جائز ہے۔

سوال:69۔ غبن فاحش اور غبن یسیر کی تعریف بیان کریں ؟

جواب:۔ غبن فاحش:......"ما لا يدخل تحت تقويم المقومين"

غبن یسیر :...... "ما يدخل تحت تقويم المقومين"۔

سوال:70۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنا غلام فروخت کرنے کا وکیل بنایا پورے یا آدھے کو فروخت کرنے کی قید نہیں لگائی وکیل نے آدھا غلام فروخت کیا تو کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنا غلام فروخت کرنے کا وکیل بنایا اور پورے یا آدھے کو فروخت کرنے کی قید نہیں لگائی وکیل نے آدھا غلام فروخت کردیا تو امام اعظم کے نزدیک یہ بیع جائز ہے اور اس کا نفاذ مؤکل پر ہوگا۔

صاحبین نے فرمایا کہ یہ بیع جائز نہیں ہے یعنی اس بیع کا نفاذ مؤکل پر نہیں ہوگا۔

سوال:71۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا میں نے تجھے اپنا غلام نقد کے عوض فروخت کرنے کا حکم دیا تھا تو نے اسے ادھار کے عوض بیچا اور وکیل نے کہا کہ تو نے مجھے اسکے بیچنے کا حکم دیا تھا اور کچھ نہیں کہا تو قول کس کا معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ مذکورہ صورت میں قول مؤکل کا معتبر ہوگا اس لئے کہ حکم اسی کی طرف سے مستفاد ہے اور اطلاق پر کوئی دلالت نہیں ہے۔

سوال:72۔ مضارب اور رب المال کا اختلاف ہوجائے تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ اگر مضاربت کو مطلق رکھنے اور نقد کیساتھ مقید کرنے میں رب المال اور مضارب کا اختلاف ہوگیا۔ مثلاً رب المال نے دعوی کیا کہ میں نے مضارب کو یہ مال اس شرط پر دیا تھا کہ وہ اس کو نقد فروخت کرے اور مضارب نے کہا کہ نقد کی قید نہیں تھی بلکہ صرف مضاربت کیلئے دیا تھا تو اس صورت میں مضارب کا قول معتبر ہوگا۔

سوال:73۔ مکاتب، غلام یا ذمی نے اپنی آزاد مسلمان نابالغ بیٹی کا نکاح کیا یا اس کیلئے خرید وفروخت کی تو کیا یہ جائز ہے ؟

جواب:۔ اگر مکاتب، غلام یا ذمی نے اپنی آزاد مسلمان نابالغ بیٹی کا نکاح کیا یا اس کیلئے اس کا کوئی سامان فروخت کیا یا اس نے مال کے عوض اس کیلئے کچھ خریدا تو یہ تمام تصرفات ناجائز ہوں گے۔

......باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض......

سوال:74۔ وکیل بالخصومت وکیل بالقبض ہے یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک وکیل بالخصومت وکیل بالقبض بھی ہوتا ہے جبکہ امام زفر کا اختلاف ہے۔

امام زفر فرماتے ہیں کہ مؤکل خصومت پر راضی ہوا ہے اور قبضہ خصومت کے علاوہ ہے اور مؤکل اس پر راضی نہیں ہوا۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کا مالک ہوا وہ اس کو پورا کرنے کا مالک ہوگیا۔

اور خصومت کو پورا کرنا اور اس کو انتہاء تک پہنچانا قبضہ سے ہوتا ہے اور آج کل امام زفر کے قول پر فتوی ہے کیونکہ وکیلوں میں خیانت ظاہر ہوگئی ہے۔

سوال:75۔ عین پر قبضہ کا وکیل خصومت کا وکیل ہوگا یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ عین شی پر قبصہ کرنے کا وکیل خصومت کا وکیل نہیں ہوگا اس لئے کہ وہ محض امین ہے اور قبضہ مبادلہ نہیں ہے پس وہ قاصد کے مشابہ ہوگیا۔

سوال:76۔ مؤکل نے اقرار کا استثناء کیا تو یہ استثناء درست ہوگا یا نہیں ؟

جواب:۔ مؤکل نے اقرار کا استثناء کیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک یہ استثناء درست نہیں ہے کیونکہ مؤکل استثناء کا مالک نہیں ہے اور امام محمد سے روایت ہے کہ اقرار کا استثناء درست ہے کیونکہ تصریح کرنے کی وجہ سے اس بات پر زیادہ دلالت ہوگئی کہ مؤکل انکار کا مالک ہے اور اطلاق کے وقت اولی پر محمول کیا جائے گا۔

سوال:77۔ ایک شخص دوسرے کی جانب سے مال کا کفیل ہوگیا پھر صاحب مال نے کفیل کو مدیون سے مال پر قبضہ کرنے کا وکیل بنایا تو وکیل بنے گا یا نہیں وضاحت کریں؟

جواب:۔ کوئی شخص کسی آدمی کی طرف سے مال کا کفیل ہوگیا پھر صاحب مال نے کفیل کو مدیون سے مال پر قبضہ کرنے کا وکیل کیا تو یہ اس بارے میں کبھی وکیل نہ ہوگا اس لئے کہ وکیل وہ ہوتا ہے جو غیر کے واسطے کام کرے۔ اگر ہم وکالت مذکورہ کو صحیح قرار دیں تو وہ اپنا ذمہ کو بری کرنے میں اپنے لئے کام کرنے والا ہوگا لہذا توکیل کا رکن معدوم ہوگیا۔

...... باب عزل الوکیل ......

سوال:78۔ مؤکل وکیل کو وکالت سے معزول کرسکتا ہے کہ نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ مؤکل کو اختیار ہے کہ اپنے وکیل کو وکالت سے معزول کردے کیونکہ وکالت مؤکل کا حق ہے لہذا اس کو حق باطل کا اختیار ہوگا مگر جب کہ اس کیساتھ دوسرے کا حق متعلق ہو۔

سوال:79۔ کن صورتوں میں وکالت باطل ہوجائے گی تحریر کریں ؟

جواب:۔ صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ چند صورتوں میں وکالت باطل ہوجاتی ہے:

۱۔ موت واقع ہوجائے   ۲۔ مؤکل شب و روز (چوبیس گھنٹے) مجنون رہنے لگے۔

۳۔ مؤکل مرتد ہوکر دارالحرب میں جا کر رہائش اختیار کرے۔

سوال:80۔ مکاتب نے وکیل کیا پھر عاجز آ گیا یا ماذون لہ نے وکیل کیا پھر وہ مجور ہوگیا یا دوشریکوں نے وکیل کیا پھر وہ جدا ہوگئے تو وکالت کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ مکاتب نے وکیل کیا پھر عاجز آ گیا یا ماذون لہ نے وکیل کیا پھر وہ مجور ہوگیا یا دوشریکوں نے وکیل کیا پھر وہ جدا ہوگئے تو یہ تمام تر وجوہات وکالت کو باطل کردیتی ہیں۔

سوال:81۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کوکسی کام کا وکیل کیا پھر جس کام کیلئے وکیل کیا تھا مؤکل نے وہ کام خود ہی کرلیا تو وکالت کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کوکسی کام کا وکیل کیا پھر جس کام کیلئے وکیل کیا تھا مؤکل نے وہ کام خود ہی کرلیا تو وکالت باطل ہوگئی۔

صاحب قدوری نے فرمایا کہ یہ کلام بہت سی صورتوں کو شامل ہے:

۱۔ اپنا غلام آزاد کرنے کیلئے وکیل کیا پھر مؤکل نے خود اسے آزاد کردیا۔

۲۔ اپنا غلام مکاتب کرنے کے واسطے وکیل کیا پھر مؤکل نے خود اسے مکاتب کردیا۔

۳۔ اس بات کیلئے وکیل کیا کہ معینہ عورت کیساتھ مؤکل کا نکاح کرادے مگر مؤکل نے خود ہی نکاح کرلیا۔

۴۔ کوئی معین چیز خریدنے کیلئے وکیل کیا پھر مؤکل نے خود ہی خریدلی۔

۵۔ اپنی بیوی کو طلاق دینے کیلئے وکیل کیا پھر مؤکل نے خود ہی تین طلاق یا ایک طلاق دیدی اور مدت گزرگئی۔

۶۔ اپنی بیوی کو خلع دینے کیلئے وکیل کیا پھر مؤکل نے خود ہی اس کو خلع دے دیا تو ان تمام صورتوں میں وکالت باطل ہوجائے گی۔

......کتاب المضاربت......

سوال:82۔ مضاربت کی تعریف بیان کریں؟

جواب:۔ مضارب ضرب فی الارض سے مشتق ہے۔ اصطلاح شرع میں مضارب ایسے عقد کو کہتے ہیں جس میں ایک کی جانب سے مال ہو اور دوسرے کی جانب سے عمل ہو اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

رب المال : ...... جس کی جانب سے مال ہو۔ مضارب: ...... جس کی جانب سے عمل ہو۔

مضاربت: ...... جو مال دیا جائے اسے کہتے ہیں۔

سوال:83۔ ’’ولا تصح الا بالمال ------ الخ‘‘ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ مضاربت اُسی مال سے صحیح ہوتی ہے جس سے شرکت صحیح ہے اور شیخین کے نزدیک یہ ہے کہ رأس المال دراہم ودنانیر ہوں ان کے علاوہ میں جائز نہیں۔ امام محمد کے نزدیک فلوس رائجہ سے بھی صحیح ہے۔ ان کے ماسواء سے جائز نہیں ہے۔ آئمہ ثلاثہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

سوال:84۔ ’’ قولہ ومن شرطھا۔۔۔الخ ‘‘ اور ’’ فان شرط زیادۃ ‘‘ کی وضاحت کریں ؟

جواب:۔ ’’ قولہ ومن شرطھا ‘‘ اس سے مراد صحت مضاربت کیلئے نفع کا دونوں کے درمیان شائع اور عام ہونا ہے۔
مثلاً نصفانصف یا تین تہائی ہونا شرط ہے۔
’’ فان شرط زیادۃ ‘‘ سے مراد یہ ہے کہ اگر رب المال یا مضارب نے اپنے لئے معین مقدار کی یا دس درہم زائد کی شرط کر لی تو عقد فاسد ہو جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس مقدار سے زائد نفع حاصل نہ ہو پس نفع میں شرکت منقطع ہو جائے گی تو مضارب کو اس کی مزدوری ملے گی اور نفع پورا رب المال کا ہوگا کیونکہ وہ اس کی ملکیت کا ثمرہ ہے۔

سوال:85۔ مضارب کیلئے صحت مضاربت میں کن امور کا ہونا جائز ہے ؟

جواب:۔ اگر عقد مضاربت کسی مکان وزمان اور تصرف خاص کیساتھ مفید نہ ہو بلکہ مطلق ہو تو مضارب کیلئے وہ تمام امور جائز ہیں جو تاجروں کے یہاں معتاد ہوں۔
مثلاً :......ہاتھ در ہاتھ یا ادھار خرید وفروخت کرنا ، وکیل بنانا ، سفر کرنا ، بطریق بضاعت مال دینا ، کسی کے پاس مال گروی رکھنا یا لے لینا ، کرایہ پر لینا یا دیناوغیرہ۔

سوال:86۔ مضارب آگے مضاربت پر مال دے سکتا ہے یا نہیں وضاحت کریں ؟

جواب:۔ مضارب کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو مضاربت پر مال دے۔مگر یہ کہ رب المال سے اس کی تصریح اجازت ہو۔ یا اس نے اپنی رائے پر کام کا مختار کیا ہو۔ وجہ یہ ہے کہ دونوں مضاربتیں قوت میں برابر ہیں اور شئی اپنے مثل کو متضمن نہیں ہوتی لہذا پہلی مضاربت کے ضمن میں دوسری مضاربت نہیں آئے گی۔

سوال:87۔ مضارب رأس المال کو رب المال کے معین کردہ شہر سے دوسرے شہر لے کر جا سکتا ہے یا نہیں وضاحت کریں ؟

جواب:۔ رب المال نے مضارب کیلئے کسی خاص شہر مثلاً کوفہ کی تخصیص کی تھی۔ مضارب وہاں سے مال کسی اور شہر میں لے گیا اور اس کے ذریعہ کوئی چیز خرید چکا تو وہ رأس المال کا ضامن ہوگا اور خریدی ہوئی چیز مع نفع کے اُسی کی ہوگی۔کیونکہ اس کا تصرف حکم مالک کے خلاف ہے اور اگر اس نے ابھی کچھ بھی نہیں خریدا اور مال اسی معین جگہ لے آیا تو تاوان سے بری ہو جائے گا۔

سوال:88۔ مضارب کو رب المال کے قریبی رشتہ دار کو خریدنے کی اجازت ہے یا نہیں بیان کریں؟

جواب:۔ اگر کوئی غلام رب المال کا ذی رحم ہو یا اس نے قسم کھائی ہو کہ اگر میں فلاں غلام خریدوں گا تو وہ آزاد ہے تو مضارب کیلئے ایسے غلام کو خریدنا جائز نہیں۔کیونکہ عقد مضاربت تحصیل منفعت کیلئے ہے اور غلام مذکور میں یہ چیز متصور نہیں کیونکہ وہ رب المال پر آزاد ہو جائے گا۔

سوال:89۔ مضارب کے پاس نصفاً نصف منفعت پر ایک ہزار درہم تھے اُس نے ان سے ایک درہم کی لونڈی خرید کر وطی کی جس سے ایک ہزار کی قیمت کا بچہ ہوا اور مضارب نے مالداری کی حالت میں اس بچے کے نسب کا دعوی کیا پھر اس بچے کی قیمت ڈیڑھ ہزار ہوگئی تو مضارب کے دعوی کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ مذکورہ صورت میں مضارب کا دعوی نسب نافذ ہوجائے گا۔لہذا وہ بقدر حصہ مضارب آزاد ہوجائے گی اور جب مضارب کا دعوی ثابت ہوا تو وہ بچہ اس کا فرزند ہوگیا۔لہذا وہ بقدر حصہ مضارب آزاد ہوجائے گا اور مضارب پر رب المال کے حصہ کا ضمان نہ ہوگا۔کیونکہ یہ آزادی ملک ونسب کی وجہ سے ہوئی جس میں مضارب کا کوئی فعل دخل نہیں۔

......باب المضارب یضارب......

سوال:90۔ مضارب کا رب المال کی اجازت کے بغیر مال کو مضاربت پر دینے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ مضارب نے رب المال کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کو مضاربت پر مال دے دیا تو مضارب اول پر صرف مال دینے سے ضمان عائد نہ ہوگا جب تک مضارب ثانی عمل تجارت نہ کرے خواہ مضارب ثانی کو نفع حاصل ہو یا نہ ہو یہی ظاہر الروایہ اور صاحبین کا قول ہے۔ امام صاحب نے فرمایا جب تک مضارب ثانی کو نفع حاصل نہ ہو اس وقت تک مضارب اول پر ضمان نہ آئے گا جبکہ امام زفر کے نزدیک مال دینے سے ہی ضمان لازم ہوجائے گا۔

سوال:91۔ رب المال نے مضارب کو کہا جو نفع ملے وہ میرے اور تیرے درمیان نصفاً نصف ہے اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو نصف نفع پر دیا تو کس کو کتنا نفع ملے گا بیان کریں؟

جواب:۔ اگر رب المال نے مضارب سے کہا تو جو نفع حاصل کرے وہ ہمارے درمیان نصفاً نصف ہے اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو مضاربت بالنصف پر مال دیا تو مضارب ثانی کو اس کی شرط کے بموجب نصف ملے گا۔ اور باقی نصف میں رب المال اور مضارب اول دونوں برابر کے شریک ہوں گے۔یعنی ایک ربع رب المال کا ہوگا اور ایک ربع مضارب اول کا۔ پس مضارب ثانی کو تین درہم ملیں گے اور رب المال اور مضارب اول کو ڈیڑھ ، ڈیڑھ ملے گا۔

......فصل فی العزل والقسمة......

سوال:92۔ رب المال یا مضارب مرجائے تو مضاربت کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر رب المال یا مضارب مرجائے تو مضاربت باطل ہوجائے گی۔ وجہ اصل یہ ہے کہ مضارب جو مال میں تصرف کرتا ہے وہ رب المال کی اجازت سے کرتا ہے اور جب رب المال کا انتقال ہوگیا تو اس کی اجازت بھی ختم ہوگئی پس مال غیر میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہ ہوگا اسی طرح مضارب کے مرجانے سے بھی مضاربت باطل ہوجائے گی۔

سوال:93۔ ارتداد رب المال کا حکم بیان کریں؟

جواب:۔ اگر رب المال مرتد ہوکر دارالحرب چلا جائے (اور قاضی اس کے لحاق بدارالحرب کا حکم لگا دے) تب بھی مضاربت باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اس کے املاک زائل ہوکر ورثہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کے امہات الاولاد اور مدبر غلام سب آزاد ہو جاتے ہیں۔ تو یہ اُس کے مرجانے کے درجہ میں ہوگا۔

سوال:94۔ ارتدادِ مضارب کا حکم بیان کریں؟

جواب:۔ اگر مضارب ہی مرتد ہو تو مضاربت اپنے حال پر رہے گی۔کیونکہ مضارب کی عبارت ایک صحیح عبارت ہے اور رب المال کی ملکیت میں کوئی توقف نہیں تو مضاربت باقی رہی۔

سوال:95۔ ''قوله فان عزل ۔۔۔۔۔الخ'' اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ اگر رب المال نے مضارب کو معزول کر دیا اور مضارب کو اپنے معزول ہونے کی خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس نے خرید و فروخت کر لی تو اس کا تصرف جائز ہے کیونکہ وہ رب المال کی طرف سے وکیل ہے اور وکیل کو قصداً معزول کرنا اُس کے علم پر موقوف ہوتا ہے تو مضارب بھی علم ہوئے بغیر معزول نہ ہوگا کیونکہ یہ عزل قصدی ہے جو کہ علم پر موقوف ہوتا ہے۔

سوال:96۔ ''قوله وان علم بعزله ۔۔۔۔۔الخ'' اس عبارت کی وضاحت کریں ؟

جواب:۔ اگر رب المال نے مضارب کو قصداً معزول کر دیا اور مضارب کو آگاہی ہو گئی تو اب دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔

۱۔ اس کے پاس مال مضاربت اسباب ہوگا۔ ۲۔ یا فروخت ہوکر سب نقد کر چکا ہوگا۔

اگر اسباب ہو تو مضارب کو اختیار ہے کہ اسباب کو فروخت کرے۔ اس کا معزول ہونا اکثر اہل علم کے نزدیک بیع سے مانع نہ ہوگا۔کیونکہ نفع میں اس کا حق ثابت ہو چکا ہے۔ پھر جب رب المال کا مضارب کو معزول کرنا اس کی فروختگی سے مانع نہ ہوا تو مضارب نقد یا اُدھار جیسے چاہے فروخت کر سکتا ہے۔

جب اسباب فروخت کر کے دام نقد ہو گئے تو اب اسباب کے داموں سے کوئی اور چیز خریدنا جائز نہیں ہے کیونکہ اسباب فروخت کرنے کی ضرورت معرفت رأس المال کیلئے تھی اس لئے معزولی نے اثر نہیں کیا اور نقد ہو جانے کے بعد یہ ضرورت ختم ہو گئی تو اب معزولی اپنا اثر کرے گی۔

سوال:97۔ سمسار اور دلال کسے کہتے ہیں ہدایہ کی روشنی میں تحریر کریں ؟

جواب:۔ سمسار : ...... جس کے پاس مال نہ ہو مگر وہ مشتری تلاش کر کے لے آئے۔

دلال : ...... جو دوسرے کیلئے اجرت پر خرید و فروخت کرے ۔

...... فیمایفعلہ المضارب ......

سوال:98۔ کیا مضارب نقد اور ادھار کیساتھ خرید وفروخت کرسکتا ہے ؟

جواب:۔ مضارب کیلئے نقد وادھار کیساتھ خرید وفروخت کرنا جائز ہے کیونکہ یہ سب صنیعِ تجار میں سے ہے تو عقد کا اطلاق اس کو شامل ہوگا۔

سوال:99۔ مال مضاربت کے غلام یا لونڈی کے نکاح کی اجازت دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ مضارب کو اس کا اختیار نہیں کہ مال مضاربت کے کسی غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے یا باندی کو کسی کے نکاح میں دے۔جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک باندی کو مہر کے عوض نکاح میں دے سکتا ہے۔کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی کمائی ہے اور اس سے مضارب کو مہر حاصل ہوگا اور اس کے ذمہ سے نفقہ ساقط ہوجائے گا۔

سوال:100۔ مضارب نے اپنے شہر میں کام کیا تو اس کا نفقہ مال مضاربت میں سے ہوگا یا نہیں بیان کریں؟

جواب:۔ اگر مضارب اپنے شہر میں رہ کر کام کرے تو اس کا نفقہ اس کے اپنے ذاتی مال میں سے ہوگا نہ کہ مال مضاربت میں سے اور اگر وہ باجازت مالک برائے تجارت سفر کرے تو اس کا کھانا، پینا، لباس وپوشاک، سواری، چراغ کا تیل، ایندھن، خادم تمام چیزوں کی اجرت مال مضاربت سے پوری کرے گا۔ لیکن دستور کے مطابق فضول خرچی جائز نہ ہوگی۔

سوال:101۔ مال مضاربت سے جو نفقہ اپنے شہر میں آنے سے بچ جائے اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ مذکورہ صورت میں وہ مضاربت میں واپس کردے استحقاق ختم ہونے کی وجہ سے۔

......کتاب الاجارات......

سوال:102۔ اجارہ کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں ؟

جواب:۔ اجارہ ایسا عقد ہے جو منافع پر بعوض واقع ہوتا ہے کیونکہ اجارہ لغت میں منافع فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔

صاحب ہدایہ نے فرمایا:......الاجارۃ عقد علی المنافع بعوض۔

سوال:103۔ اجارہ کی صحت کو قرآن کریم سے ثابت کریں؟

جواب:۔ حضرت موسیٰ وحضرت شعیب علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا!

’’قال انی ارید ان انکحك احدی ابنتی هتین علی ان تا جرنی ثمنی حجج‘‘

ترجمہ: کہامیں چاہتاہوں کہ بیاہ دوں تجھ کو ایک بیٹی اپنی ان دونوں میں سے اس شرط پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس‘‘۔

حضرت موسیٰ وحضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد فرمایا! ’’ قال لو شئت لا تخذ ت علیه اجرا‘‘

ترجمہ: بولا : موسیٰ ! اگر تو چاہتا تو لے لیتا اس پر مزدوری۔

سوال:104۔ اجارہ کب منعقد ہوتا ہے ؟

جواب:۔ عقد اجارہ کا انعقاد حدوثِ منافع کے موافق ساعت بساعت ہوتا رہتا ہے۔ اور منافع چونکہ بالفعل موجود نہیں ہوتا اس لئے مکان وغیرہ جو اجارہ پر لیا ہے اس کو منافع کے قائم مقام کر دیا گیا کہ عقد اجارہ اسی مکان کی جانب مضاف ہوتا ہے تاکہ قبول کیساتھ ایجاب مرتبط ہو جائے۔

سوال:105۔ کیا صحت اجارہ کیلئے منافع اور اجرت کا ہونا ضروری ہے ؟

جواب:۔ صحت اجارہ کیلئے منافع اور اجرت دونوں کا معلوم ہونا ضروری ہے اس کے بغیر اجارہ صحیح نہیں ہوگا۔ بدلیل حدیث مبارکہ ’’من استاجر اجیرا فلیعلمه‘‘ یہ حدیث اجرت کے معلوم ہونے کی شرط پر بطریق عبارت دال ہے اور منافع معلوم ہونے کی شرط پر بطریق دلالت۔

سوال:106۔’’ قوله کالاعیان۔۔۔ الخ ‘‘ اعیان سے کیا مراد ہے ؟

جواب:۔ اعیان سے مراد وہ اعیان ہیں جو ذوات الامثال میں سے نہ ہوں۔ جیسے :...... حیوان اور ثیاب۔

سوال:107۔ منافع معلوم کرنے کے کتنے طریقے ہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ منفعت معلوم ہو جانے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ مدت بیان کر دی جائے کہ بیان مدت سے مقدار منفعت کا معلوم ہو جانا ایک لازمی بات ہے۔ بشرطیکہ منفعت متفاوت نہ ہو۔ مثلاً ......اجارہ دار میں یہ بیان کر دینا کہ اتنی مدت تک رہائش کیلئے ہے۔

۲۔ اگر منفعت متفاوت ہو۔ جیسے :...... زمین کو کاشت کیلئے اجارہ پر لیا تو مدت معلومہ کیساتھ یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ اس میں کس اناج کی کاشت کرے گا۔ اب مدت کم ہو یا زیادہ جو بھی معین کی جائے اجارہ صحیح ہوگا۔

۳۔ ذخیرہ میں ہے کہ اگر اجارہ کی اتنی مدت معین کی کہ اس وقت تک ان میں سے کوئی ایک زندہ نہیں رہے گا تو اجارہ صحیح نہ ہوگا۔ اور طویل مدت وہ ہے جو تین سال سے زائد ہو یہی مختار قول ہے۔

﴿......باب الاجرۃ متی یستحق ......﴾

سوال:108۔ شرط تعجیل ، تعجیل بغیر شرط اور استیفاء معقود علیہ سے اجرت کا استحقاق ہوگا یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ ہمارے اور امام مالک کے نزدیک نفس عقد کے ذریعہ اجرت کا استحقاق نہیں ہوتا اجرت امر آخر کیساتھ مقید ہوگی اور وہ درج ذیل چند امور میں سے کوئی ایک ہے:

ا۔ متاجر ازخود اجرت پیشگی دیدے تو اب اجرت واجب ہوجاتی ہے بایں معنیٰ کہ متاجر واپس نہیں لے سکتا۔

۲۔ اجرت پیشگی لینے کی شرط ہو اس سے بھی اجرت کا مستحق ہوجاتا ہے۔ کیونکہ نفس عقد سے ثبوت ملک کا امتناع تحقیق مساوات کیلئے تھا اور جب اس نے پیشگی دیدی یا پیشگی دینے کی شرط منظور کرلی تو مساوات جو اس کا حق تھا اس کو اِس نے خود ہی باطل کردیا۔

۳۔ استیفاءِ معقود علیہ (یعنی متاجر) پوری منفعت حاصل کرچکے اس صورت میں بھی اجرت کا استحقاق ہوجاتا ہے کیونکہ اجارہ عقد معاوضہ ہے اور ان دونوں میں مساوات متحقق ہوچکی تو اجارہ واجب ہوجائے گا۔

۴۔ متاجر پوری منفعت حاصل کرنے پر قادر ہوجائے۔

امام شافعی نے فرمایا کہ صرف عقد سے اجرت کی ملکیت ثابت ہوجاتی ہے کیونکہ معدوم منافع حکماً موجود ہوگئی۔ تصحیح عقد کی ضرورت سے پس اس کے مقابل عوض میں بھی حکم ثابت ہوگیا۔

سوال:109۔ متاجر نے دار پر قبضہ کرلیا تو اس کی اجرت کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ جب متاجر نے دار پر قبضہ کرلیا تو اس پر اجرت واجب ہوگئی اگرچہ وہ اس میں سکونت نہ کرے۔ اس لئے کہ عین کا سپرد کرنا غیر متصور ہے تو محل منفعت سپرد کرنے کو منفعت سپرد کرنے کے قائم مقام کردیا گیا تو مکان سپرد کرنا گویا منفعت سپرد کرنا ہوا۔

سوال:110۔ کسی شخص نے اونٹ مکہ تک کرایہ پر لیا تو اس کی اجرت کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ کسی شخص نے اونٹ مکہ تک کرایہ پر لیا تو اونٹ والا ہر منزل کا کرایہ طلب کرسکتا ہے کیونکہ ہر منزل کی رفتار مقصود ہے۔ امام اعظم اولاً اس کے قائل تھے کہ انقضاء مدت وانتہاءِ سفر سے بیشتر مطالبہ کا حق نہیں اور یہی قول امام زفر علیہ الرحمہ کا ہے۔ اس لئے کہ معقود علیہ اس مدت کے جملہ منافع ہیں تو اجرت اس کے اجزاء پر منقسم نہ ہوگی۔

جیسے اگر معقود علیہ کسی شخص کا کام ہو۔

سوال:111۔ دھوبی اور درزی کیلئے کام مکمل کرنے سے پہلے اجرت کا مطالبہ کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ ''قولہ ولیس للقصاد ۔۔۔الخ'' دھوبی ور درزی اُس وقت اجرت کا مطالبہ کرینگے جب وہ عمل سے فارغ ہوجائیں یعنی دھوبی کپڑے دھو لے اور درزی کپڑے سی لے یہ نہیں ہوسکتا کہ مثلاً ایک قباء کی ایک آستین سی کر درزی اجرت کا مطالبہ کرے کیونکہ قباء میں خالی دامن کی سلائی بے فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر دھوبی یا درزی نے متاجر کے گھر بیٹھ کر کام کیا تو تب بھی فراغت سے پہلے وہ اجرت کا مستحق نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اُس کا عمل کسی کام کا نہیں ہے جب تک پورا نہ ہوجائے۔

سوال:112۔ روٹی پکانے والا کب اجرت کا مستحق ہوگا ؟

جواب:۔ کسی شخص نے نانبائی کو اس لئے اجیر کیا کہ وہ میرے گھر میں بیٹھ کر ایک قفیز آٹا ایک درہم کے عوض پکادے تو خالی تنور میں روٹی لگانے سے اجیر کا کام پورا نہ ہوگا بلکہ روٹیاں لگا کر تنور سے نکال دے تب کام پورا ہوگا اور اب اجرت کا مستحق ہوگا۔ اور اگر روٹیاں تنور میں جل گئیں یا اس کے ہاتھ سے گرگئیں نکالنے سے پہلے تو اس کیلئے کوئی اجرت نہ ہوگی۔ اور اگر اس نے روٹیاں نکال لیں پھر اس کے فعل کے بغیر وہ جل گئیں تو اب اجرت کا مستحق ہوگا کیونکہ اس نے یہ کام متاجر کے گھر میں بیٹھ کر کیا ہے تو کام متاجر کو سپرد ہو چکا ہے اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ مالک اپنے آٹے کی مثل تاوان لے گا اور نانبائی کو اجرت نہیں ملے گی کیونکہ جس وقت متاجر نے اُس کو آٹا سپرد کیا تو وہ اس کی ضمانت میں آگیا اس ضمان سے بری اُس وقت ہوگا جب روٹیاں پکا کر حقیقۃً متاجر کو سپرد کردے صرف گھر میں کام کرنے کی وجہ سے تاوان سے بری نہیں ہوگا۔

سوال:113۔ ''قولہ ومن استاجر طباخا ۔۔۔الخ'' باورچی اجرت کا کب مستحق ہوگا ؟

جواب:۔ کسی نے ایک باورچی کو اس لئے اجارہ پر لیا کہ وہ ولیمہ کا کھانا بنائے تو ہانڈی سے سالن اور دیگ سے پلاؤ وغیرہ نکال کر پیالے یا تھال بھرنا بذمہ باورچی واجب ہے۔کیونکہ عرف اسی پر جاری ہے اور جو چیز معروف ہو وہ بمنزلہ مشروط ہوتی ہے ہاں اگر طعام خاص ہو۔

مثلاً...... ایک خاص دیگ پکوائی ہو تو نکالنے کی ذمہ داری باورچی پر نہ ہوگی۔

سوال:114۔ ''قولہ ومن استاجر انسانا ۔۔۔الخ'' مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ ایک شخص نے کسی خشت ساز کو اینٹیں بنانے کیلئے مزدوری پر لیا تو امام اعظم رحمہ اللہ اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک خشت ساز اینٹیں پاتھ کر کھڑی کردے تو وہ اجرت کا مستحق ہوگا۔ کھڑی کرنے سے مراد یہ ہے کہ سانچے سے بنا کر خشک ہونے کیلئے کھڑی کردی۔
صاحبین کے نزدیک:...... خشت ساز کیلئے تہ بتہ جما کر چٹہ لگانا ضروری ہے کہ اسکے کام کا تمتہ (اختتام) ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کے خراب ہوجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ علاوہ ازیں عرف بھی یہی ہے کہ تشریج کا کام مزدور ہی کیا کرتا ہے۔

سوال:115۔ ہر وہ کاریگر جس کے عمل کا اثر عین میں ہو تو کیا اجرت حاصل کرنے کیلئے اُسے روک سکتا ہے ؟

جواب:۔ جس اجیر کے کام کا اثر عین شئی میں موجود ہو (جیسے دھوبی رنگریز وغیرہ) ایسا اجیر مزدوری وصول کرنے کیلئے شئی کو روک سکتا ہے۔ کیونکہ معقودعلیہ وہ وصف ہے جو کپڑے میں قائم ہے تو اجیر استیفاء بدل کیلئے روکنے کا حقدار ہوگا۔
پھر اگر روکنے کے بعد وہ شئے ہلاک ہو جائے تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک مزدور پر تاوان ہوگا۔

جبکہ صاحبین کے نزدیک چونکہ شئے روکنے سے پہلے مضمون تھی تو روکنے کے بعد بھی مضمون ہوگی البتہ مالک کو اختیار ہے چاہے تو شئے کی قیمت کا تاوان لے لے جو عمل سے پہلے تھی اور اجرت نہ دے یا چاہے تو اس قیمت کا تاوان لے جو اجرت عمل کے بعد ہے اور مزدوری دے۔

سوال:116۔ جس کاریگر کے عمل کا اثر عین میں نہ ہو تو عین کو اجرت کیلئے روکنے کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ جس اجیر کے کام کا اثر عین شی میں نہ ہو تو ایسے اجیر کیلئے روکنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں معقودعلیہ نفس عمل ہے جو عین شئی کیساتھ قائم نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں اگر دھوبی نے صرف کپڑا دھویا اور کوئی چیز استعمال نہیں کی تو وہ اپنی اجرت کے واسطے کپڑا نہیں روک سکتا۔ اور اگر کندی کلپ کیا ہو تو روک سکتا ہے کیونکہ کندی کا اثر قائم ہوتا ہے۔

سوال:117۔ کسی شخص نے ایک آدمی کو اجارہ پرلیا تا کہ وہ اس کے اہل وعیال کو بصرہ سے لے آئے اُس اجیر نے بعض کو اس حالت میں پایا کہ وہ مر چکے تھے بقیہ کو وہ لے آیا تو کتنی اجرت کا مستحق ہوگا ؟

جواب:۔ مذکورہ صورت میں اجیر کو مزدوری اُسی حساب سے ملے گی جو وہ لے کر آیا ہے۔ کیونکہ اس نے بعض معقودعلیہ کو پورا کیا ہے تو اتنے ہی عوض کا مستحق ہوگا ۔ مگر یہ اس وقت ہے جب اجیر کو اہل وعیال کا عدد پہلے سے معلوم ہو کہ وہ دس ہیں یا پندرہ ہیں ورنہ پوری اجرت ملے گی۔

مثلاً...... کل مزدوری آٹھ افراد کے بارے میں ٹھہری تھی اور وہ چھ افراد کو لے کر آیا تو اس حساب سے چار کی مزدوری ساقط ہو جائے گی۔

سوال:118۔ ’’ قولہ لیذ ھب بکتابہ ----- الخ ‘‘ مذکورہ عبارت سے غرض مصنف کی وضاحت بیان کریں ؟

جواب:۔ مذکورہ عبارت کو مثال سے سمجھئے! زید نے عمر کو اجرت پر لیا تا کہ وہ اس کا خط بکر کے پاس لے جائے اور اس کا جواب لے کر آئے۔ عمر بکر کے پاس پہنچا تو وہ (بکر) مر چکا تھا اس لئے عمر خط واپس لے آیا تو شیخین کے نزدیک عمر کو کچھ اجرت نہ ملے گی۔

امام محمد کے نزدیک صرف جانے کی اجرت ملے گی۔ اور اگر کسی کو کھانا پہنچانے کیلئے اجرت پر لیا اور مرسل الیہ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اجیر کھانا واپس لے آیا تو بالاتفاق اجرت نہیں ملے گی۔ امام محمد کے نزدیک معقود علیہ قطعِ مسافت ہوتا ہے اور وہ پایا گیا لہٰذا اجیر مستحق اجرت ہوگا۔

شیخین کے نزدیک معقود علیہ دونوں صورتوں میں مرسل الیہ تک اس چیز کا پہنچانا ہے۔ اور اگر خط کو وہیں چھوڑ کر آ گیا تو بالاجماع جانے کی اجرت کا مستحق ہوگا۔

...... باب مایجوز من الاجارۃ و ما یکون خلافا فیھا......

سوال:119۔ مکان اور دکان کو کرائے پر دینے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ مکان اور دکان کا اجارہ صحیح ہے گو وہ کام بیان نہ کرے جو اس میں کیا جائے گا۔ مگر استحساناً اور روئے قیاس جائز نہیں ہے۔کیونکہ مکان اور دکان میں مختلف کام ہوسکتے ہیں تو معقود علیہ مجہول ہوا۔ وجہ استحسان یہ ہے کہ ان میں عمل متعارف سکونت و رہائش ہے جو اختلاف عامل سے مختلف نہیں ہوتی اور امر متعارف مشروط کے مانند ہے اس لئے اجارہ صحیح ہے۔ اب مستاجر جو کام چاہے کرسکتا ہے بشرطیکہ اس سے عمارت کو نقصان نہ پہنچے۔ ہاں دھوبی، لوہار ،کندی گر اور بڑی چکی لگا کر لوگوں کا اناج پیسنے والے کو نہیں ٹھہراسکتا کہ ان کاموں سے عمارت کمزور ہوجاتی ہے۔

سوال:120۔ عمارت بنانے اور درخت اگانے کیلئے زمین کرایہ پر لینے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر عمارت بنانے اور درخت لگانے کیلئے زمین کرایہ پر لے تو درست ہے۔ اب مدت اجارہ تمام ہوجانے کے بعد مستاجر اپنی عمارت کو توڑ کر اور درخت اکھاڑ کر خالی زمین مالک کے حوالے کرے گا یعنی اس کو اس پر مجبور کیا جائے گا اور زمین کا مالک نقصان کا ضامن نہ ہوگا۔ امام مالک اور امام مزنی شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور امام احمد فرماتے ہیں اگر انقضاء مدت پر اکھاڑنا شرط ہو تب تو یہی حکم ہے اور اگر عقد مطلق ہو تو اکھاڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ الا یہ کہ مالک نقصان کا ضامن ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ عمارت اور درخت کیلئے کوئی انتہاء معلوم نہیں تو اجارہ باقی رکھنے میں مالکِ زمین کا ضرر ہے۔ بخلاف اس کے اگر زمین میں کھیتی کھڑی ہو اور مدت اجارہ گزرگئی ہو کہ وہ پختہ ہونے تک اجر مثل پر چھوڑ دی جائے گی۔کیونکہ اس کے پکنے کی ایک انتہاء معلوم ہے تو جانبین کی رعایت ممکن ہے کہ مالکِ زمین کو کرایہ مل جائے گا اور مستاجر کو کھیتی پختہ مل جائے گی۔

سوال:121۔ چوپاؤں کو سواری یا بوجھ لادنے کیلئے کرایہ پر لینے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ جانوروں کو سواری یا باربرداری کیلئے اجارہ پر لینا جائز ہے۔ اب اگر عقد مطلق ہو تو مستاجر جس کو چاہے سوار کرسکتا ہے لیکن اگر وہ خود سوار ہوگیا یا اس نے دوسرے کو سوار کیا تو اب اس کے بعد دوسرے کو سوار نہیں کرسکتا۔کیونکہ اصل اطلاق سے یہی مراد متعین ہوچکی اور سواری میں چونکہ لوگوں کا حال متفاوت ہوتا ہے۔ تو گویا اس نے سواری میں اسی شخص کو صریحاً بیان کیا تھا یہی حکم اجارہ ثوب کا ہے۔

سوال:122۔ سواری پر بوجھ کی نوعیت اور مقدار کا معلوم ہونا ضروری ہے یا نہیں وضاحت کریں ؟

جواب:۔ ایک شخص نے کوئی جانور کرایہ پر لیا اور اس پر جو بوجھ لادے گا اس کی نوع اور مقدار بیان کردی مثلاً اُس پر دو من گیہوں لادے گا یا اس جیسی کوئی اور چیز دو من لادسکتا ہے جو اس سے ہلکی ہو جیسے تل وغیرہ کو لاد سکتا ہے۔ لیکن جو چیز گیہوں سے زیادہ نقصان دہ ہو وہ نہیں لاد سکتا۔ جیسے لوہا اور نمک وغیرہ کیونکہ موجر اس سے راضی نہیں ہے۔

سوال:123۔ ”قولہ وان کبح الدا بۃ ---الخ“ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ اگرمستاجر کے مارنے یا لگام کھینچنے سے سواری ہلاک ہوگئی توامام صاحب کے نزدیک مستاجر پر کل قیمت کا تاوان آئے گا۔
صاحبین اور آئمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ اگراس نے ایسی مار ماری یا اس طرح لگام کھینچی جو دستور عرف کے خلاف ہے تو تاوان لازم ہوگا ورنہ نہیں۔کیونکہ جوکام متعارف ہو وہ مطلق عقد کے تحت میں داخل ہوتا ہے تو یہ فعل اس کی اجازت سے پایا گیا لہذا ضامن نہ ہوگا۔

سوال:124۔ حمال کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ حمال سے مراد :......بوجھ اُٹھانے والا ، مزدور ، قلی ، بلغ تبلیغا پہنچادینا ، برخشک زمین ، بیابان، انتشار پھیلنا وغیرہ ہے۔

سوال:125۔ ”قولہ وان استاجر حمالاً ----- الخ“ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:۔ کسی شخص نے ایک حمال اس لئے اجارہ پر لیا تا کہ وہ یہ اناج فلاں راستے سے فلاں مقام تک پہنچادے۔ حمال نے طے کردہ راستے کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کیا جس میں لوگوں کی آمدورفت رہتی ہے تو اگر اناج ضائع ہوگیا تو حمال پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اگر اُس راستے سے لوگوں کی آمدورفت نہ ہو تو حمال ضامن ہوگا۔کیونکہ اس صورت میں خاص راستہ کی قید لگانا مفید اور صحیح ہے تو حمال نے مستاجر کے حکم کے خلاف کیا لہذا ضامن ہوگا۔

......باب ضمان الاجیر......

سوال:126۔ اجیر کی اقسام بمع حکم بیان کریں ؟

جواب:۔ اجیر کی دوقسمیں ہیں: ا۔ اجیر مشترک ۲۔ اجیر خاص (اسے اجیر واحد بھی کہتے ہیں)

اجیر مشترک :...... وہ ہے جو عمل کے بعد مستحق اجرت ہو۔ خواہ چند شخصوں کا کام کرتا ہو یا ایک ہی کا کام کرتا ہو بلا تعیین وقت یا تعیین وقت کیساتھ ۔ جیسے : درزی ، رنگریز ، دھوبی وغیرہ۔

اجیر خاص :...... وہ ہے جو ایک وقت معین تک صرف ایک مستاجر کا کام کرے۔ یہ اپنے آپ کو مدت عقد میں پیش کرنے سے ہی اجر کا مستحق ہوجاتا ہے عمل کرے یا نہ کرے۔

اجیر مشترک کے احکام :......

اجیر مشترک کے پاس جو مال ومتاع ہے اگر وہ بلاتعدی ہلاک ہوجائے تو امام صاحب،امام زفر اور حسن بن زیاد کے نزدیک وہ ضامن نہ ہوگا۔

صاحبین اور امام مالک کے نزدیک اور ایک قول میں امام شافعی کے نزدیک ضامن ہوگا۔ الا یہ کہ شئی کسی ایسے سبب سے ہلاک ہو جس سے بچاؤ ممکن نہ ہو۔ جیسے :...... اس کا اپنی موت مرجانا ، آگ لگ جانا ، یا قاتل دشمن کا حملہ کرکے برباد کر دینا وغیرہ۔

اجیر خاص کے احکام :......

اجیر خاص کا حکم یہ ہے کہ چیز اگر اس کے قبضہ میں ہلاک ہوجائے۔ مثلاً ...... اس کے پاس سے چوری ہوجائے یا گم ہوجائے یا کوئی غصب کرلے یا اس کے عمل سے تلف ہوجائے۔ جیسے :......کندی سے کپڑا پھٹ گیا، گوشت پکانے میں خراب ہوگیا ، روٹی جل گئی تو ان صورتوں میں وہ ضامن نہیں ہوگا۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں ۔

امام شافعی کے بارے میں دو قول ہیں:

۱۔ اجیر مشترک کی طرح اجیر خاص بھی ضامن ہوگا۔

۲۔ بعض شوافع نے کہا کہ بقول واحد ضامن نہ ہوگا۔ پھر عدم ضمان اس وقت تک ہے کہ عمداً نہ ہو اور اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو مستودع کی طرح بلا خلاف ضامن ہوگا۔

...... باب فسخ الاجارۃ ......

سوال:127۔کسی نے ایک مکان اجارہ پرلیا پھر اس میں ایسا عیب پایا جو رہائش کیلئے مضر ہے تو مستاجر کیلئے کیا اختیار ہوگا ؟

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں مستاجر کو فسخ اجارہ کا اختیار ہوگا کیونکہ معقود علیہ منافع ہیں اور وہ تھوڑا تھوڑا کرکے پائے جاتے ہیں تو یہ عیب قبضہ سے قبل پیدا ہوا لہذا اس کو اختیار حاصل ہوگا۔ پھر اگر مستاجر نے منفعت حاصل کرلی تو وہ عیب سے راضی ہوگیا۔اس لئے احناف ، امام مالک ،امام احمد اور امام شافعی کے اظہر قول میں اس کے ذمہ پورا عوض لازم ہوگا اور اگر قبل از فسخ موجر نے ایسی اصلاح کردی جس سے عیب جاتا رہا تو مستاجر کا اختیار نہیں رہے گا کیونکہ اس کا سبب زائل ہوگیا ہے۔

سوال:128۔ عقد اجارہ کے فسخ ہونے کے چند امور بیان کریں ؟

جواب:۔ عقد اجارہ کے فسخ ہونے کے امور درج ذیل ہیں :

۱۔ کوئی ایسا عیب پیدا ہوجائے جس سے منفعت فوت ہوجائے۔ جیسے:...... گھر کا ویران ہوجانا، پن چکی یا زمین زراعت کے پانی کا بند ہوجانا وغیرہ۔

۲۔ اگر مستاجر و موجر میں سے کوئی مرجائے جب کہ اس نے عقد اجارہ اپنے لئے کیا تھا تو احناف ابوسلیمان اور لیث بن سعد کے نزدیک اجارہ فسخ ہوجائے گا۔کیونکہ موجر کے مرنے کے بعد شئی اس کے ورثہ کی ہوگئی اور مستاجر کیلئے اس سے نفع حاصل کرنا غیر سے منتفع ہونا لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر مستاجر مرجائے تو اس لئے فسخ ہوگا کہ ملک غیر سے اجرت کی ادائیگی لازم آئے گی اور یہ بھی ناجائز ہے۔

۳۔ ہمارے یہاں اجارہ میں خیارِ شرط کرنا صحیح ہے اگر موجر یا مستاجر کیلئے خیارِ شرط ہو تو وہ اس کی وجہ سے اجارہ کو فسخ کرسکتے ہیں امام شافعی کے نزدیک عقد اجارہ میں خیار کا ہونا درست نہیں اس لئے کہ مستاجر کو پورا معقود علیہ واپس کرنا ممکن ہے کیونکہ معقود علیہ فوت ہوچکا ہے۔

سوال:129۔ اعذار کی وجہ سے اجارہ فسخ ہوگا یا نہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک عذر کی وجہ سے بھی اجارہ فسخ کیا جاسکتا ہے بلکہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک صرف عیب کی وجہ سے فسخ کرنا جائز ہے کیونکہ ان کے نزدیک منافع بمنزلہ اعیان ہیں نیز ان کے نزدیک منافع پر عقد واقع ہوسکتا ہے تو وہ بیع کے مشابہ ہوگیا۔

سوال:130۔ موجب فسخ اعذار کی چند صورتیں بیان کریں ؟

جواب:۔ موجب فسخ اعذار کی چند صورتیں:

ا۔ ایک شخص نے دردناک داڑھ اکھیڑنے کیلئے کسی اجیر کو اجرت پر لیا پھر داڑھ اکھیڑنے سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا کیونکہ اجارہ باقی رکھنے میں صحیح سالم داڑھ کو اکھاڑنا پڑتا ہے جو مستاجر پر عقد اجارہ کی وجہ سے لازم نہیں تھا۔

۲۔ کسی نے ایک باورچی کو ولیمہ کا کھانا پکانے کیلئے اجارہ پر لیا پھر عورت نے خلع لے لی وہ مرگئی تو اجارہ فسخ ہوجائے گا اس لئے اگر اجارہ فسخ نہ ہو بلکہ پورا کرنا لازم ہو تو مستاجر کے ذمہ مزید ضرر لازم آئے گا جس کا استحقاق بذریعہ عقد اجارہ نہیں ہوا تھا۔

۳۔ ایک شخص نے بازار میں ایک دکان کرایہ پر لی پھر اس کا مال جاتا رہا تو وہ لامحالہ اجارہ فسخ کرے گا۔

سوال:131۔ کسی نے اپنا غلام اجارہ پر دیا پھر اس کو فروخت کردیا تو اجارہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ کسی نے اپنا غلام اجارہ پر دیا پھر اس کو فروخت کردیا تو یہ عذر نہیں ہے بالاتفاق اس سے اجارہ فسخ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ مقتضاءِ عقد کے موافق چلنے میں اس کو کوئی ضرر لاحق نہیں ہوتا بلکہ صرف بالفعل نفع اٹھانا فوت ہوتا ہے جو امر زائد ہے اگر اس کی وجہ سے بھی اجارہ کو توڑ دیا جائے تو پھر تو کوئی اجارہ بھی صحیح سالم نہیں رہ سکتا پس لوگوں کی ضرورتیں معطل ہوکر رہ جائیں گی۔

سوال:132۔ '' قولہ و اذا استاجر الخیاط ----الخ '' مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں ؟

جواب:۔ وضاحت یہ ہے کہ ایک درزی نے کوئی بچہ سالانہ چالیس روپے اجرت پر مقرر کیا پھر وہ مفلس ہوگیا اور اس نے کام چھوڑ دیا تو یہ عذر ہے اجارہ فسخ ہوجائے گا۔کیونکہ مقتضائے عقد کے موافق چلنے میں اس کو ضرر لاحق ہوگا اس لئے کہ اس کا جو مقصد تھا وہ فوت ہوگیا ہے۔ یعنی رأس المال تو دھاگہ ، سوئی اور قینچی ہے جس میں افلاس کا تحقق نہیں ہوسکتا۔

سوال:133۔ کسی نے غلام کو اس لئے اجارہ پرلیا کہ وہ شہر میں اس سے خدمت لے گا پھر اس نے سفر اختیار کرلیا تو اجارہ کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ مذکورہ بالا صورت میں یہ فسخ اجارہ کیلئے عذر ہے۔کیونکہ اجارہ کو باقی رکھنا ضرر زائد سے خالی نہیں اس لئے کہ سفر کی خدمت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے ادھر سفر سے روکنے میں ضرر ہے اور زائد مشقت یا سفر سے روکنا عقد اجارہ سے مستحق نہیں ہوا لہذا یہ فسخ اجارہ کیلئے عذر ہوگا۔

سوال:134۔ کسی شخص نے زمین کرایہ یا عاریت پرلی اور حصائد کو جلادیا جس سے دوسری زمین میں بھی کوئی چیز جل گئی تو اس پر تاوان کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ کسی نے ایک زمین اجارہ یا عاریت پرلی اور ڈھنٹر جلائے۔ پس اس سے دوسری زمین میں کوئی چیز جل گئی تو اس پر تاوان نہیں ہے۔ کیونکہ اس سبب انگیزی میں وہ متعدی نہیں ہے تو اپنے گھر میں کنواں کھودنے والے کے مشابہ ہوگیا اور کہا گیا یہ حکم اس وقت ہے جب ہوا رُکی ہوئی ہو بعد میں بدل جائے اور اگر ہوا چل رہی ہو تو وہ ضامن ہوگا۔

سوال:135۔ ایک شخص نے توشہ کی ایک معین مقدار اٹھانے کیلئے ایک اونٹ اجرت پرلیا پھر راہ میں کچھ توشہ کھا لیا تو اس کیلئے مقدار کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ کسی شخص نے توشہ کی ایک معین مقدار اٹھانے کیلئے ایک اونٹ اجرت پرلیا پھر راہ میں کچھ توشہ کھالیا تو اتنا ہی توشہ اور بڑھا سکتا ہے کیونکہ وہ پورے راستہ میں معین مقدار اٹھانے کا حقدار ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔ان کا دوسرا قول یہ ہے کہ عرف کا اعتبار ہوگا پس اگر اس کا رواج ہو تو جائز ہوگا ورنہ نہیں امام مالک بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اگر زادِراہ کے علاوہ کوئی کیلی یا وزنی چیز ہو تو اس میں بھی یہی حکم ہے۔

...... کتاب الشفعہ ......

سوال:136۔ شفعہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں ؟

جواب:۔ لغوی تعریف:...... شفع کے اصل معنی ہیں ضم مثلہ الیہ (یعنی کسی شی کو اس کی مثل کی جانب ملادینا) مصنف نے اختصاراً ملانے پر اکتفاء کرلیا۔

اصطلاحی تعریف:......''ھی تملك البقعة بما قام علی المشتری بالشرکة او الجوار''۔

سوال :137۔ اتصال کی بنیاد پر شفعہ کن لوگوں کو ملتا ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ جن لوگوں کو شفعہ ملتا ہے وہ اتصال کی بنیاد پر ملتا ہے اور اتصال میں تین فریق شامل ہیں:

۱۔ جس کی عین مبیع میں شرکت ہو۔ ۲۔ شرکت تھی مگر اب بٹوارہ ہوگیا اور راستہ اور پانی میں شرکت باقی ہے۔

۳۔ پڑوسی

سوال:138۔ شفعہ کے ثبوت پر تین نقلی دلائل بیان کریں ؟

جواب۔ شفعہ تین قسم کے ہیں ان کیلئے شفعہ کے ثبوت پر تین نقلی دلائل پیش خدمت ہیں :

ا۔ شفعہ ایسے شریک کیلئے جس نے بٹوارہ نہ کیا ہو، اس حدیث سے شریک کیلئے شفعہ کا ثبوت ہوگیا۔

۲۔ گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حقدار ہے اس کا انتظام کیا جائے گا اگرچہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو، اس حدیث سے شریک فی حق المبیع کیلئے شفعہ کا ثبوت ہوگیا۔

۳۔ پڑوسی اپنے سقب کا زیادہ مستحق ہے اور ایک روایت میں ''الجار احق بشفعتہ'' مروی ہے۔

سوال:139۔ امام شافعی وامام اعظم کی نظر میں شفعہ کا نقطہ نظر بیان کریں؟

جواب:۔ امام شافعی فقط شریک فی المبیع کیلئے شفعہ کے قائل ہیں لہذا انہوں نے جوار کی وجہ سے ثبوتِ شفعہ کا انکار فرمایا۔ پھر اس پر انہوں نے حدیث پیش کی کہ شفعہ ایسی زمین میں ہے جس میں بٹوارہ نہ ہوا ہو جب حدود واقع ہوگئیں اور راستے پھیر لئے گئے تو پھر شفعہ نہیں ملے گا۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ شفیع کی ملکیت مشتری کی ملکیت کیساتھ متصل ہے اتصال تابید وقرار کیساتھ تو ثابت ہوجائے گا۔ شفیع کیلئے حق شفعہ معاوضہ بالمال کے پائے جانے کے وقت موردِ شرع پر قیاس کرتے ہوئے اور یہ حکم اس وجہ سے کہ اس صورت پر اتصال قائم ہوا ہے۔

سوال:140۔ طریق خاص وشربِ خاص کے مصداق میں اقوال فقہاء تحریر کریں ؟

جواب:۔ طریق خاص:...... شفیع اس میں شرکت کی وجہ سے شفعہ کا مستحق ہو پس خاص راستہ یہ ہے کہ وہ نافذ نہ ہو ۔

شرب خاص :...... یہ ہے کہ ایسی نہر ہو جس میں کشتیاں نہ چل سکیں تو وہ عام ہے اور یہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ہے جبکہ امام ابویوسف سے منقول ہے کہ خاص یہ ہے کہ ایسی نہر ہو جس سے دو یا تین باغ سیراب کئے جاسکیں اور جو اس سے زیادہ ہو وہ عام ہے۔

سوال:141۔ بعض شفیع حاضر ہوں اور بعض غائب ہوں اور تقسیم کے بعد غائب شفیع آکر مطالبہ کریں تو ان کے درمیان کس طرح تقسیم کی جائے گی؟

جواب:۔ چند شفیع ہیں جن میں سے بعض غائب ہیں اور بعض حاضر ہیں تو جو حاضر ہیں قاضی ان کی طلب پر شفعہ کا فیصلہ کردے گا اور غائب کا کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔ بلکہ موجودین کے درمیان ان کے عدد رؤس کے مطابق اس کو تقسیم کردیا جائے گا۔ غائب کے عدم لحاظ کی وجہ یہ ہے کہ شاید وہ شفعہ کا مطالبہ نہ کرے۔ اگر فیصلہ کے بعد وہ آکر شفعہ کا مطالبہ کرے حالانکہ ایک موجود شفیع کیلئے قاضی نے پورے شفعہ کا فیصلہ کر دیا تھا تو اب قاضی آنے والے کیلئے نصف کا فیصلہ کر دے گا اور اگر تیسرا اور بھی آگیا اور اس نے شفعہ طلب کیا تو دونوں کے قبضہ میں جو ہے ان میں سے ایک ایک ثلث قاضی دلوائے گا کیونکہ اس صورت میں تینوں کے درمیان مساوات ہوجائے گی۔ شفیع حاضر نے شفعہ کا دعوی کیا اور قاضی نے پورے شفعہ کا اُس کے حق میں فیصلہ کر دیا لیکن پھر اس حاضر نے لیا نہیں اب شفیع غائب آیا اور شفعہ طلب کرتا ہے تو اس کو نصف ملے گا اس لئے کہ قاضی

کے فیصلہ نے آنے والے کا حق نصف سے ساقط کر دیا اور اگر ابھی تک قاضی نے فیصلہ نہیں کیا کہ غائب آ گیا تو پورا شفعہ اس کو ملے گا بہرحال قضاء قاضی سے پہلے نصف ساقط نہیں ہوگا۔

سوال:142۔ طلب اشہاد اور طلب مواثبہ کی حیثیت بیان کریں ؟

جواب:۔ مصنف فرماتے ہیں کہ شفعہ کے اندر پختگی طلب اشہاد و طلب مواثبہ سے آئے گی کیونکہ اگر معلوم ہونے کے بعد طلب نہ کرے تو یہ دلیل اعراض ہے اور شفعہ حق ضعیف ہے جو اعراض سے باطل ہو جاتا ہے تو ضروری ہوا کہ ایسی دلیل ہو جائے جو اس کے اعراض نہ کرنے کو ثابت کر سکے اور وہ طلب مواثبہ و طلب اشہاد ہے ان سے معلوم ہو جائے گا کہ شفیع نے شفعہ سے اعراض نہیں کیا بلکہ اس میں راغب تھا۔

سوال:143۔ بیع کی خبر ملنے پر '' الحمدللہ ، لاحول ولا قوۃ الاباللہ ، یا سبحان اللہ ''پڑھنے سے شفعہ باطل ہوگا یا نہیں وضاحت کریں؟

جواب:۔ اگر شفیع نے بیع کی خبر پہنچنے کے بعد کہا'' الحمدللہ ، لاحول ولا قوۃ الاباللہ ، یا سبحان اللہ '' تو اس کا شفعہ باطل نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اول حمد ہے اس کے پڑوس سے چھٹکارا پانے پر اور دوسرا تعجب ہے اس کی جانب سے اس کے (بائع کے) اضرار کے قصد پر اور تیسرا اپنے کلام کو شروع کرنے کیلئے ہے تو ان میں سے کوئی بھی اعراض پر دال نہیں اس لئے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

سوال:144۔ طلب اشہاد کب واجب ہوگا اس سلسلے میں اقوال فقہاء تحریر کریں ؟

جواب:۔ امام اعظم کے نزدیک جب شفیع کو گھر کے فروخت ہونے کی خبر پہنچی تو اس پر اشہاد واجب نہیں یہاں تک کہ اس کو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک عادل شخص خبر دے۔

صاحبین :......ان کے نزدیک اس پر اشہاد واجب ہے جب کہ اس کو ایک آدمی نے خبر دی، آزاد ہو یا غلام ، بچہ ہو یا عورت جبکہ اس کے گمان میں خبر حق ہو۔

ان حضرات کا اختلاف وکیل کو معزول کرنے کے سلسلہ میں ہے ۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ جب وکیل کو عزل کی خبر دی گئی تو نصاب شہادت یا عدالت چاہیئے۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ مطلقاً خبر واحد پر اکتفاء کیا جائے گا۔

...... فصل فی الاختلاف ......

سوال:145۔ شفیع اور مشتری کا ثمن میں اختلا ہوجائے تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟

جواب:۔ امام قدوری نے فرمایا کہ اگران دونوں کے درمیان ثمن میں اختلاف ہوجائے تو مشتری کا قول معتبر ہوگا۔ اس لئے کہ شفیع اس پرگھر کے استحقاق کا اقل کی ادائیگی کی صورت میں دعوی کرتا ہے اور مشتری منکر ہے اور قول منکر کا معتبر ہوتا ہے مع اس کی یمین کے اور دونوں قسم نہیں کھائیں گے۔

سوال:146۔ مشتری نے مکان بنالیا یا درخت لگالیا پھر شفیع کیلئے شفعہ کا فیصلہ ہوا تو شفیع کیلئے لینے کا کیا طریقہ کار ہے بیان کریں ؟

جواب:۔ مشتری نے مکان خرید کر اس میں تعمیر بنالی یا باغ لگا لیا پھر شفیع کیلئے قاضی نے شفعہ کا فیصلہ کر دیا تو ظاہرالروایہ میں اب شفیع کے دو حکم ہیں :

۱۔ اگروہ چاہے تو اس زمین کا ثمن اور تعمیرو پودے کی قیمت دے کر اس کو لے لے۔

۲۔ اگرچاہے تو مشتری سے کہہ دے کہ اپنی تعمیر و پودوں کو اکھاڑ کرلے جائے۔

سوال:147۔ مشتری عمارت کو توڑ دے تو شفیع کیلئے کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ مشتری نے عمارت کو توڑ دیا تو اب شفیع کیلئے دو اختیار ہوں گے :

۱۔ چاہے تو شفعہ چھوڑ دے۔

۲۔ اگر لینا چاہے تو عمارت کے علاوہ اس عرصہ کی اور خطۂ ارض کی جو قیمت ہوگی اس کے بدلے میں شفیع اس کو لے سکتا ہے۔

سوال:148۔ کس زمین میں شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اور کس میں نہیں وضاحت کریں؟

جواب:۔ جس زمین میں شفعہ واجب ہوتا ہے اور فریقین متفق ہیں تو اس زمین کی دو صورتیں ہیں :

۱۔ وہ قابل تقسیم ہو ۔ مثلاً چار سوگز کا پلاٹ ہے آدھا آدھا تقسیم کر دیا گیا۔

۲۔ وہ قابل تقسیم نہ ہو۔

مثلاً ایک تنگ غسل خانہ ہے اگر اس کا بٹوارہ کر دیا جائے تو کسی کے حق میں بھی وہ قابل انتفاع نہیں رہے گا اسی طرح اگر تنگ چھوٹا کنواں اور ایسے ہی تنگ راستہ اور پن چکی بھی ہے۔

دوسری صورت میں امام اعظم و امام شافعی کا اختلاف ہے :

امام اعظم کے نزدیک اس میں بھی شفعہ ملے گا اور امام شافعی کے نزدیک شفعہ نہیں ملے گا۔

...... کتاب الرہن ......

سوال:149۔ رہن، راہن اور مرتہن کی تعریفات بیان کریں ؟

جواب:۔ رہن :...... یہ مصدر ہے جس کا معنی ہے گروی رکھنا اور کبھی یہ اسم مفعول کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے (یعنی وہ سامان جو گروی رکھا جاتا ہے)۔

راہن:...... جو اپنا مال دوسرے کے پاس گروی رکھتا ہے۔

مرتھن:...... جس کے پاس مال گروی رکھا جاتا ہے۔

سوال:150۔ رہن کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں ؟

جواب:۔ رہن کے لغوی معنی ہیں کسی بھی سبب سے کسی چیز کو محبوس کرنا۔

شریعت میں رہن کہتے ہیں قرض کے بدلے کسی چیز کو محبوس کرنا تا کہ بوقت ضرورت قرض کی وصولیابی رہن سے ہو سکے۔

سوال:151۔ کتاب اللہ ، سنت رسول ، اجماع و قیاس سے رہن کے جواز کا ثبوت بیان کریں؟

جواب:۔ قرآن کریم کی اس آیت سے رہن کا جواز ثابت ہے۔

کتاب اللہ :...... ”وان کنتم علی سفر ولم تجدو کاتباً فرھان مقبو ضة“۔

سنت رسول :...... بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور ثمن کے بدلہ اپنی ذراع اس کے پاس رہن رکھ دی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رہن جائز ہے۔

اجماع :...... رہن کے جواز پر اجماع منعقد ہے۔

قیاس :...... کفالت بالاتفاق جائز ہے کیونکہ کفالت کی وجہ سے وصولیابی کی جانب پختگی پیدا ہوجاتی ہے اسی طرح رہن کی وجہ سے حق کو وصول کرنے کی جانب پختگی ہوجاتی ہے لہذا رہن کو کفالت پر قیاس کیا جائے گا اور کہا جائے گا جیسے کفالت جائز ہے ایسے ہی رہن بھی جائز ہے۔

سوال:152۔ رہن کس چیز سے منعقد ہوتا ہے ؟

جواب:۔ جیسے دیگر عقود ایجاب وقبول سے منعقد ہوجاتے ہیں ایسے ہی رہن بھی ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ سے تام ہوتا ہے یہی جمہور احناف کا مسلک ہے اس پر شیخ الاسلام خواہر زادہ فرماتے ہیں کہ محض ایجاب رکن ہے اور قبول رکن نہیں بلکہ شرط ہے مگر اصح یہی ہے کہ یہ دونوں رکن ہیں۔

سوال:153۔ قبضہ کی کتنی قسمیں ہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ اس کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ تحقیقی ۲۔ حکمی

تحقیقی :...... اس سے مراد یہ ہے کہ قابض اسے لے لے اور اپنے یہاں لے جائے۔

حکمی :...... اس سے مراد تخلیہ ہے یعنی راہن مرہون اور مرتہن کے درمیان تخلیہ کردے جہاں سے مرتہن کو قبضہ کرنے میں کچھ دقت نہ ہو۔

سوال:154۔ مرتہن نے مرہون پر قبضہ کر لیا تو عقد رہن کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ جب مرتہن نے مرہون پر قبضہ کرلیا تو عقد رہن جائز تام ہوگیا اور عقدلازم ہوگیا اور جب تک مرتہن نے قبضہ نہیں کیا اس کو اختیار ہے اگرچاہے مرہون ، مرتہن کے حوالہ کردے۔ امام قدوری نے قبضہ کی تمامیت کیلئے تین چیزیں بیان کی ہیں :

۱۔ مجوز یعنی مرہون تقسیم شدہ ہو لہذا مشاع کا رہن جائز نہ ہوگا۔

۲۔ مفرغ یعنی مرہون میں راہن کا کوئی سامان وغیرہ رکھا ہوا نہ ہو ۔

۳۔ متمیزاً یعنی مرہون خلقۃ غیرمرہون کے متصل نہ ہو ۔
جیسے درختوں کو رہن رکھا اور اس پر غیرمرہون پھل لگے ہوئے ہیں۔

سوال:155۔ رہن کا حکم بیان کریں؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک رہن کا حکم یہ ہے کہ رہن دین کے بدلے میں محبوس ہے تاکہ مرتہن رہن کے ذریعہ اپنا قرض وصول کرسکے اس لئے کہ مرتہن کو ید استیفاء یعنی وصولیابی کا قبضہ حاصل ہونا چاہئیے جبکہ امام شافعی کے نزدیک دین کا تعلق عین رہن کیساتھ ہے نہ کہ مالیت کیساتھ اور وہ صورت صرف بیع کی صورت ہے۔

سوال:156۔ رہن کس کے بدلے میں صحیح ہوتا ہے ؟

جواب:۔ رہن صرف دین ہی کے بدلہ میں صحیح ہوتا ہے کیونکہ رہن کا حکم ہے کہ مرتہن کو رہن پر ایسا قبضہ حاصل ہوجائے جس سے وہ اپنا قرض وصول کرسکے اور وصول جب کرسکے گا جب پہلے سے وجوب دین ثابت ہوچکا ہو۔

سوال:157۔ اعیان مضمونہ میں کیا چیز واجب ہے ؟

جواب:۔ اعیان مضمونہ میں اصل قیمت واجب ہوتی ہے۔

سوال:158۔ رہن کی قیمت کے متعلق امام زفر کا نقطہ نظر بیان کریں ؟

جواب:۔ امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رہن قیمت کیساتھ مضمون ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر رہن ہلاک ہوجائے اور رہن کی قیمت رہن رکھنے کے دن پندرہ سو ہو اور قرض ہزار ہو تو راہن مرتہن سے پانچ سو واپس لے گا۔

سوال:159۔ کیا رہن سے مرتہن کا حق ادا ہوجاتا ہے یا نہیں وضاحت کریں ؟

جواب:۔ رہن کی وجہ سے مرتہن کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ رہن تو صرف اس لئے ہوتا ہے کہ مرتہن کا مال محفوظ ہوسکے تو رہن کے باوجود بھی مرتہن کو حق ہے کہ وہ راہن سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور نہ دینے کی صورت میں اس کو گرفتار کر دے جب وہ نہ قرض ادا کرتا ہے اور نہ ادائیگی قرض کیلئے مرہون کو بیچتا ہے تو راہن کا ظلم ثابت ہوا اور قید کرنا ظلم ہی کی سزا ہے۔

سوال:160۔ رہن کے غلام کو کسی نے قتل کر دیا تو کیا حکم ہوگا ؟

جواب:۔ اگر رہن کے غلام کو کسی نے خطاءً قتل کر دیا اور قاضی نے قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت واجب کر دی جس کو وہ قسطوار تین سال میں ادا کریں گے۔ تو یہاں مرتہن راہن کو قرض ادا کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا جب تک کہ غلام کی پوری قیمت حاضر نہ کردے کیونکہ قیمت رہن کا خلیفہ ہے تو جیسے رہن کے موجود رہنے کی صورت میں پورا رہن حاضر کرنا ضروری ہے یہاں پوری قیمت کو حاضر کرنا بھی ضروری ہے۔ فرق یہ ہے کہ یہاں رہن کا قیمت و دین بننا راہن کے فعل سے نہیں جبکہ پہلی صورت میں رہن کا دین و قیمت بننا راہن کے فعل سے ہے لہذا پہلی صورت میں احضارِ رہن ضروری نہیں جبکہ یہاں احضارِ رہن ضروری ہے۔

سوال:161۔ مرتہن رہن کو کب تک اپنے پاس رکھ سکتا ہے ؟

جواب:۔ جب تک مرتہن اپنا قرض وصول نہ کرے جب تک اس کو حق ہے کہ رہن واپس نہ کرے لہذا اگر راہن رہن کو فروخت کرنا چاہے تو مرتہن پر یہ ضروری نہیں کہ وہ رہن کو فروخت کرنے دے۔

سوال:162۔ مسائل ثلثہ کی وضاحت کریں ؟

جواب:۔ مسائل ثلثہ درج ذیل ہیں : (ولو قضا ہ البعض فله ان یحبس کل الرھن----الخ)

۱۔ اگر راہن نے کچھ قرض ادا کر دیا اور کچھ باقی ہے تو مرتہن کو حق ہے کہ جب تک راہن پورا قرض ادا نہ کرے مرہون کو روکے رکھے۔

۲۔ جب راہن نے پورا قرض ادا کر دیا تو اب مرتہن کو یہ حق نہیں کہ مرہون کو اپنے پاس روکے رکھے کیونکہ مرتہن نے اپنا حق وصول کرلیا تو جس بنیاد پر مرتہن کو حبس کا حکم تھا وہ بنیاد ختم ہوچکی ہوگئی۔

۳۔ راہن نے پورا قرض ادا کردیا اور اداءِ دین کے بعد اتفاق سے مرتہن کے پاس مرہون ہلاک ہوگیا تو راہن نے جو قرض ادا کیا تھا اس کو واپس لے لے گا کیونکہ مرتہن اس ہلاکت کی وجہ سے اپنا قرض وصول کرنے والا ہوجائے گا اس سے بچنے کیلئے اس کی واپسی ضروری ہے۔

سوال:163۔ مرتہن رہن سے نفع اُٹھاسکتا ہے کہ نہیں وضاحت بیان کریں ؟

جواب:۔ مرہون سے انتفاع حرام ہے اور سود ہے اگرچہ راہن بھی اجازت دیدے اس لئے کہ سود اجازت دینے سے حلال نہیں ہوجاتا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ '' المعروف کالمشروط '' اب غالب یہی ہے کہ لوگ دوسروں کی زمین رہن پر اس لئے لیتے ہیں کہ اس سے آمدنی حاصل کریں تو صاحب ہدایہ کا فرمان ان کے زمانہ پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ ان کے زمانہ میں انتفاع بالمرہون کا رواج نہیں تھا۔

سوال:164۔ مرتہن کیلئے رہن کے بیچنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ مرتہن مرہون کو فروخت نہیں کرسکتا ہاں اگر راہن اجازت دے تو فروخت کرسکتا ہے اسی طرح مرتہن اس کو اجارہ یا اعارہ پر نہیں دے سکتا کیونکہ جب مرتہن کو خود اس سے نفع اٹھانے کا حق نہیں ہے تو دوسروں کو نفع اٹھوانے کا کیونکر حق ہوسکتا ہے لیکن اگر مرتہن نے اس کو اجارہ وغیرہ پردے دیا تو یہ اس کی زیادتی ہے مگر اس زیادتی کی وجہ سے عقد رہن باطل نہ ہوگا بلکہ عقد رہن برقرار رہے گا ۔

سوال:165۔ مرتہن رہن کی حفاظت کن کن لوگوں سے کروا سکتا ہے ؟

جواب:۔ مرتہن پر ضروری ہے کہ رہن کی حفاظت یا تو خود کرے یا اپنی بیوی اور اُس لڑکے یا خادم سے کرائے جو مرتہن کی عیال میں سے ہوں ، ورنہ اگر دوسروں کے ذریعہ حفاظت کرائے گا تو مرتہن بصورتِ ہلاکت مرہون پر غصب کے مثل پوری قیمت کا ضمان واجب ہوگا۔

سوال:166۔ مرتہن کیلئے رہن میں تعدی کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ اگر مرتہن کی جانب سے رہن میں تعدی پائی گئی تو غصب کے مثل مرہون کی پوری قیمت کا ضمان واجب ہوگا اس لئے کہ رہن کی جو مقدار دین سے زیادہ ہے وہ امانت ہے مگر کیا جائے تعدی کی صورت میں امانات کا بھی ضمان واجب ہوتا ہے۔

سوال:167۔ مرتہن کیلئے رہن کے استعمال کا کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ مرتہن مرہون کو استعمال کرنے کی وجہ سے ضامن ہوتا ہے حفاظت کی وجہ سے ضامن نہ ہوگا اور استعمال جب کیا جائے گا جب کہ وہ اس کو معتاد طریقہ پر کام میں لائے ورنہ استعمال نہیں کہیں گے۔

جیسے اگر رہن کی چادر کو معتاد طریقہ پر اوڑھ لیا تو یہ استعمال ہے اور اگر کندھے پر ڈال لیا تو حفاظت ہے۔

سوال:168۔ جعل کسے کہتے ہیں ؟

جواب:۔ بھاگے ہوئے غلام کو واپس لانے کیلئے جو مزدوری واجب ہوتی ہے اُسے '' جعل '' کہتے ہیں۔

سوال:169۔ مرہونہ تلوار کو گلے میں لٹکانے کا کیاحکم ہے ؟

جواب:۔ اگر مرتہن کے پاس تین تلواریں ہیں اور اس نے انکو گلے میں لٹکایاہوا ہے تو اس پرکوئی ضمان نہیں ہوگا اور اگر دو تلواریں لٹکائی ہیں تو اب ضمان ہوگا اس لئے کہ یہاں عادت جاری ہے کہ بہادروں کے درمیان جنگ میں دو تلواروں کو لٹکانے کی عادت ہے جبکہ تین تلواریں لٹکانے کی عادت نہیں ہے۔ لہذا تین تلواریں گلے میں ڈالے تو یہ استعمال نہیں بلکہ حفاظت ہوگی۔

سوال:170۔ مرتہن کیلئے رہن کی انگوٹھی پہننے کا کیاحکم ہے ؟

جواب:۔ اس کا مدار بھی عادت پر ہے اگر وہ ایک انگلی میں ڈبل ڈبل انگوٹھی پہننے کا عادی ہے تو اس کو استعمال کہاجائے گا اور ضمان واجب ہوگا اور اگر وہ اس طریقہ کا عادی نہیں تو اس کو ازقبیل حفاظت شمار کیاجائے گا اور ضمان واجب نہ ہوگا۔

سوال:171۔ کون کونسی چیزیں اصلاح وبقاء کے باب سے ہیں بیان کریں ؟

جواب:۔ جن چیزوں کا شمار اصلاح وبقاء کے باب سے ہے مصنف علیہ الرحمہ نے ان میں سے کچھ امور کی نشاندہی فرمائی ہے ملاحظہ ہوں :

۱۔ غلام کے کپڑے	۲۔ مرہون کے بچہ کیلئے مرضعہ کی اجرت	۳۔ باغ کو سیراب کرنا
۴۔ نہر کھودنا	۵۔ باغ کے درختوں میں مادہ پر نر کا شگوفہ ڈالنا	۶۔ اس باغ کے پھل توڑنا
۷۔ اس کے دیگر مصالح کیلئے قائم رہنا۔		

یعنی جو کام باغ کی اصلاح وبقاء کیلئے ضروری ہیں وہ سب راہن کے ذمہ ہیں خود کرے یا مزدور سے کرائے۔

سوال:172۔ زخم ، پھوڑے ، پھنسی ، امراض کا علاج اور جنایت کا فدیہ کس پر منقسم ہوگا ؟

جواب:۔ اگر غلام مرہون کو زخم ہوجائے یا اس کو پھوڑے پھنسی نکل آئیں یا دیگر امراض لاحق ہوجائیں یا کوئی ایسی مجرمانہ حرکت کردے جس کا فدیہ ادا کرنا پڑے تو اس کا حساب یوں ہوگا کہ مضمون کی مقدار کا علاج و فدیہ مرتہن کے ذمہ ہوگا اور امانت کی مقدار کا راہن کے ذمہ ہوگا۔

مثلاً :...... غلام مرہون کی قیمت دو سو روپے ہے اور قرض ہے ایک سو پچاس روپے اور مذکورہ اشیاء میں مثلاً بیس روپے خرچ ہوئے تو پندرہ مرتہن کے ذمہ ہوں گے اور پانچ راہن کے ذمہ ہوں گے۔

سوال:173۔ رہن مشاع کے حکم پر اقوال فقہاء تحریر کریں ؟

جواب:۔ ہمارے نزدیک مشاع کا رہن جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ تقسیم شدہ ہو۔

جبکہ امام شافعی کے نزدیک مشاع کا رہن جائز ہے۔

امام شافعی کے نزدیک رہن کا حکم یہ ہے کہ وہ بیچا جاسکتا ہو اور مشاع کی بیع جائز ہے تو اس کا رہن بھی جائز ہے۔

احناف کی دلیلیں :......

ا ۔ رہن کا حکم ید استیفاء کا ثبوت ہے اور ید استیفاء کا ثبوت مشاع میں حاصل ہی نہیں ہوسکتا لہذا مشاع کا رہن جائز نہیں۔

۲۔ رہن کا مقبوض ہونا شرط ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ! ’’ فرھان مقبوضۃ‘‘ اس پر دال ہے۔

.... تمت بالخیر ....

تاریخ : 30 - 01- 2024 ۱۷ رجب المرجب ۱۴۴۵ ھ

بروز منگل بوقت : 8:13 PM

☆☆☆☆☆